THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار، ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلم آرگن جسے (جون ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

جلد ۱۴ | مورخہ ۱۷ ردسمبر ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۱ر جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ | نمبر ۴۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آج رات کو معدے اور انتڑیوں کے درد کی شکایت تھی۔ کل تمام رات تقریباً جاگتے رہے احباب سے درخواست ہے کہ حضور کی کامل صحت اور توانائی کے لئے پُر زور دعا مانگتے رہیں۔ حضرت ام المومنین کی طبیعت ناساز رہتی ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔ بار بار نزلہ کا دورہ ہو جاتا ہے۔ حرم ثانی خلیفۃ المسیح ثانی کو بیٹے کی نسبت افاقہ ہے (خاکسار رحمت اللہ)

۲۔ جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر معہ چوہدری شہاب الدین صاحب تشریف لائے۔

۳۔ سات سے ابر محیط بر آسماں ہے اور تقاطر ہو رہا ہے۔

۴۔ مدرسہ احمدیہ و ہائی سکول کی ٹیمیں کھیلوں کے لئے بٹالہ گئی ہیں۔

۵۔ حافظ جمال احمد صاحب کا چار دو سالہ لڑکا نمونیہ سے بیمار ہو کر فوت ہوا۔ ہمیں اس صدمہ میں حافظ صاحب سے ہمدردی ہے۔ اللہ تعالٰے صبر کا اجر بخشے۔

یاد رفتگان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک صحبت سے فیض حاصل کرنے والے بزرگ احباب یکے بعد دیگرے اپنے پیارے مولے کے حضور بلائے جا رہے ہیں۔ ان کے اخلاص اور خدمات سلسلہ اور جوش صدق کی یاد میں یہ اشعار موزون ہوئے ہیں:

دین حق کے وہ آشفتہ جگر دیوانے
آہ کس شان کے انسان اٹھے جاتے ہیں

بزم احباب مسیحا کے درخشندہ گہر
عاشق مہدی دوران اٹھے جاتے ہیں

رفتہ رفتہ ہوئی جاتی ہے یہ مجلس بے کیف
بزم سے سوختہ سامان اٹھے جاتے ہیں

نقد جان و دل و مال خدا کو سونپا
ہو کے اس راہ میں قربان اٹھے جاتے ہیں

ہو اگر وصل کا ارمان تو کچھ فکر کرو
دیکھ لو وصل کے سامان اٹھے جاتے ہیں
کیا قیامت ہے کہ تھی جن سے بہار و رونق
اب جہاں چھوڑ کے ویران اٹھے جاتے ہیں
ہائے افسوس صد افسوس کہ ہم لوگوں سے
خود و رحمت رحمان اٹھے جاتے ہیں
(منیر احمد رحمانی ابن حضرت حقانی)

اخبار احمدیہ

گھی کے وعدے

ذیل میں ان جماعتوں کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ جن کی طرف سے گھی کے وعدے وصول ہو چکے ہیں۔ اور اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا موعودہ گھی اگر ممکن ہو سکے۔ تو ۲۲ دسمبر ۱۹۲۶ء تک دفتر نظارت بیت المال میں پہنچا دیں۔ تاکہ منتظم جلسہ کو وقت پر گھی دیا جا سکے جو جماعتیں ایسا نہ کر سکیں۔ اور وہ ساتھ لانے والی ہوں۔ ان کو مجھے اطلاع کرنی ضروری ہے۔ کہ ان کا گھی کس تاریخ تک مجھے مل سکیگا۔

بعض جماعتوں نے گھی کے وعدے سے مطلع نہیں فرمایا۔ وہ بھی اس کے مطابق عمل فرما کر مشکور فرمائیں۔ لائلپور۔ کوٹ رحمت خاں۔ [illegible]۔ چک [illegible] علی پور۔ لاہور۔ [illegible]۔ چک [illegible]۔ بہوپور۔ چک [illegible]۔ چک [illegible]۔ چک [illegible] پنیار۔ [illegible]۔ چک [illegible]۔ چک ۹۹ شمالی۔ جانگریاں۔ چک [illegible]۔ [illegible] ضلع ہزارہ۔ چک سکندر۔ [illegible]۔ چک [illegible] محمود پور۔ کریام۔ چک [illegible] احمد یانوالہ۔ چک [illegible] منٹگمری۔ شیخ پور۔ میراں بخش صاحب شیخ پور۔ چوہدری عالم علی صاحب۔ مرزا [illegible] خاں صاحب چک [illegible]۔ سردار خاں صاحب جماعت مانگٹ اونچے۔ چوہدری عبد الملک صاحب بوہم کوٹ۔ جالندھر چھاؤنی ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ چک ۹۸۔

(عبد المغنی ناظر بیت المال)

انگریزی ریویو کے معاونین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چک [illegible] میں ایک نہایت مختصر جماعت ہے۔ جن میں سوائے ممبرین کے اور کوئی انگریزی حروف تک بھی نہیں جانتا مگر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اخلاص میں خاص ترقی ہے۔ سلسلہ کی تمام کتب اور اخبارات کے خریدار ہونے کے علاوہ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ انگریزی ریویو کی دس ہزاری تحریک سب دوستوں کو پڑھ کر سنائی۔ تو مندرجہ ذیل خریداری کے وعدے ہوئے۔ جن جن دوستوں کی طرف سے یہ وعدہ ہوا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ پر روپے ادا کرنے کا اقرار کیا ہے۔ چونکہ عاجز کے نام اس سے پہلے انگریزی ریویو جاری ہے اس لئے یہ سب کاپیاں مفت یورپ میں تقسیم کر دی جائیں

(۱) چوہدری علی بخش صاحب نمبردار چک ۳۲ ۵ کاپیاں [illegible]
(۲) چوہدری محمد حسین صاحب آبادکار 〃 〃 ایک کاپی [illegible]
(۳) حافظ کرم الٰہی صاحب و میر کرامت علی شاہ صاحب نے مل کر نصف نصف ایک کاپی [illegible]
(۴) راقم الحروف عاجز شاہ محمد سکرٹری انجمن ایک کاپی [illegible]
(۵) انجمن احمدیہ چک نمبر ۳۲ جنوبی ایک کاپی [illegible]
(۶) چوہدری محمد الدین صاحب آبادکار گو وہ اس وقت موجود نہیں ہیں مگر ایک دوست نے ان کی طرف سے وعدہ کر دیا ہے۔ امید ہے۔ انشاء اللہ ضرور ادا کر دینگے۔ ایک کاپی [illegible] کل دس کاپیاں والسلام

(خاکسار شاہ محمد احمدی سکرٹری چک ۳۲ جنوبی۔ ڈاکخانہ ہرگوبند پور)

موسم سرما میں غربا کو تکلیف ہے

احباب کرام کی خدمت میں پہلے بھی عرض کی گئی تھی۔ کہ موسم سرما شروع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان بیچارے غرباء کو جن کے پاس کافی پارچات موجود نہیں ہیں سخت تکلیف ہے۔ اس لئے ہمارے بھائی سرد و گرم پارچات (خواہ مستعمل ہی ہوں) عنایت فرما کر غرباء کی دعائیں لیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ سوائے ایک دو دوستوں کے باقی احباب نے توجہ نہیں فرمائی۔ حالانکہ اگر ہمارے دوست خصوصاً امراء معمولی خیال بھی رکھیں۔ تو اس طریق سے بہت کچھ مدد کر سکتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اب جبکہ سردی زوروں پر ہے۔ احباب ضرور جلد سے جلد توجہ فرمائیں گے۔ اور پارچات ارسال فرما کر یا کم از کم جلسہ سالانہ پر ہی ہمراہ لا کر مشکور فرمائینگے۔ والسلام

(خاکسار یوسف علی قائمقام پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو دوسرا فرزند عطا کیا ہے۔ جس کا نام حضرت نے نصیر احمد رکھا ہے۔ احباب کرام اس کی درازی عمر۔ بلندی اقبال اور سب سے ضروری تعلق باللہ کی مضبوطی کے واسطے دعا فرمائیں۔ (نظام الدین۔ صوبیدار توپخانہ ۱۱۲)

مجھے بھی ساتھ لے چلو

تمام بزرگان اور برادران جماعت کی خدمت میں نہایت شوق اور خلوص کے ساتھ یہ خاکسار تحفہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پیش کرتا ہے۔ اور جمیع بزرگان سے عرض ہے۔ کہ میرے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ میں بھی اس دفعہ جلسہ میں حاضری کے واسطے تیار ہوں۔ لیکن راستہ اور وہاں کے [illegible] سے ناواقف ہوں۔ اس لئے میری گذارش ہے۔ کہ جو صاحب اس راستہ سے جلسہ پر تشریف لے جاویں یا جو صاحب مجھ سے قریب ہوں وہ مجھ کو اطلاع اور وقت روانگی سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ میں اسٹیشن مادھوپور سے ہمراہ ہو سکوں۔ یا ان کے [illegible] ان کی ہمراہی میں جلسہ میں حاضر ہو سکوں۔ واضح رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔ والسلام۔ (خاکسار عبد الشکور [illegible]۔ موضع مادھوپور۔ ناگرہ متھرا ریلوے)

التجاء دعا

میری بڑی لڑکی حبیب بیگم جو مدرسہ خواتین کی ہونہار طالبہ علم تھی۔ کئی مہینوں سے مرض تپ دق میں مبتلا ہے۔ براہ مہربانی الفضل اخبار میں اعلان فرمائیں کہ خواتین کرام اور صاحبدلان جماعت و بزرگان مریضہ کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مجھے اس کی بیماری سے بڑی بھاری فکر رہتی ہے۔ میں وقتاً فوقتاً مریضہ کے حالات کی اطلاع بھیجتا رہوں گا۔ والسلام۔ (خاکسار فرزند علی عفی اللہ عنہ راولپنڈی)

صحیح پتہ

الفضل مورخہ ۷ دسمبر میں آپ نے میرا پتہ غلط لکھا ہے۔ صحیح پتہ یہ ہے۔ میاں احیاء الدین جماعت دہم مشن ہائی سکول پشاور

امرتسر میں ماہواری جلسے

ناظر صاحب دعوت تبلیغ کے منشا کے مطابق جماعت امرتسر نے مشورہ کیا۔ کہ امرتسر میں ماہواری جلسے ہوا کریں۔ ۲۸ نومبر کے ماہواری جلسہ میں حافظ روشن علی صاحب فاضل اجل اور مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل تشریف لائے۔ تین تقریریں ہوئیں دو حافظ صاحب کی یعنی روز محشر اور فلسفہ نماز اور ایک مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کی ضرورت مذہب پر ہوئی۔ نہایت عالمانہ اور پر معارف تقریریں تھیں۔ اور خاموشی سے سنی گئیں۔ کافی تعداد سامعین کی موجود ہوتی تھی۔ مگر سننے میں آیا ہے کہ مولویوں نے ناکہ بندی بھی کی ہوئی تھی مگر خداوند کریم نے ہمیں اس مقام پر کامیابی عطا فرمائی۔ (خاکسار غلام محمد سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ امرتسر۔ کٹڑہ جیان سنگھ)

مفت

انجمن دعوت الی الحق سید والا کا سہ ماہی ٹریکٹ مسیح قادیانی خواندہ احباب میں تبلیغ کرنے کے لئے کافی چھپوایا گیا تھا۔ حاجتمند احباب ار کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔ سب دوست ان احباب کرام کے حق میں دعا فرمائیں جنہوں نے اس کے چھپوانے میں بندہ کی اعانت کی تھی۔ انجمن ہذا کے تبلیغی ٹریکٹ نمبر ۵ [illegible] چھپ رہا ہے۔ غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے والے دوست اپنے قبول سے اطلاع بخشیں۔ اور معاونین رقم مقررہ موعودہ یکصد روپیہ جلدی بھیجکر مشکور فرمائیں۔ فقط والسلام۔

(عاجز محمد ابراہیم ننکانہ صاحب۔ ضلع شیخوپورہ)

متوسلین کیلئے اطلاع

جلسہ سالانہ پر احباب متوسلین کے لئے انجمن متوسلین نے ایک قیامگاہ کا انتظام کیا ہے۔ لہذا اس دفعہ مدرسہ احمدیہ کے جملہ فارغ التحصیل دوست جو جلسہ پر تشریف لائیں۔ اسی جگہ میں قیام فرمائیں۔ اور اس جگہ کا پتہ منتظم مکانات سے دریافت کر سکیں گے۔

(خاکسار عبد الکریم مولوی فاضل سکرٹری انجمن متوسلین)

اطلاع

ممبران انجمن احمدیہ خدام الاسلام سے التماس ہے۔ کہ ٹریکٹ نمبر ۳۲ و نمبر ۴ جلسہ سالانہ پر ساتھ لیتے آویں۔ اور نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر ممبر کم از کم دو ممبر اور بنائے۔ اور جلسہ پر آنے والے ممبران اس احقر سے ملیں۔ والسلام۔

(خاکسار اللہ دتا جالندھری سکرٹری انجمن خدام الاسلام قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ قادیان دارالامان ۱۷ دسمبر ۱۹۲۶ء

شہیدان کابل کی سنگساری کا خونی منظر

ایک چشم دید گواہ کا بیان

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

جس شخص نے مجھے واقعات حضرت مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب اور مولوی عبداللہ خان صاحب کے بتلائے۔ اس نے مجھ سے یہ وعدہ لیا۔ کہ میں اس کا نام ظاہر نہ کروں۔ اس نے یہ واقعات خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کئے۔ اور میں جہاں تک ممکن ہے۔ انہی الفاظ میں بیان کروں گا۔ یہ حالات میں اور میرا ایک اور عزیز جو احمدی ہے۔ سن رہے تھے۔ ہم دونوں اپنے جذبات قابو کئے ہوئے تھے۔ بیان اس کا ایسی طرز پر تھا۔ کہ احمدی تو درکنار کوئی اور سخت سے سخت دل انسان بھی سن کر کانپ جاتا۔ چنانچہ بیان کرنیوالے کی ایک قریبی رشتہ دار خاتون پاس بیٹھی سن رہی تھیں ان کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور بے اختیار وہ الامان الامان اور الٰہی توبہ۔ الٰہی توبہ کرنے لگی۔ کہنے لگی۔ خدا جانے یہ کابلی کیسے سنگدل اور ظالم ہیں۔ کیا انکی انہیں سزا نہیں ملے گی۔ ان کو ذرا رحم نہ آیا۔ کہ انسانوں کو بھیڑ بکرے کی طرح ذبح کر دیا۔ کابلیوں کو بہت برا کہا۔ اور کئی گھنٹے تک انکی یہی حالت رہی۔ اور بار بار کانوں پر ہاتھ دھر کر الٰہی توبہ الٰہی توبہ کہتی رہیں۔ (فضل کریم سرگودہا)

میری دوکان کے پاس سے دس پندرہ پولیس والے دو آدمیوں کو گرفتار کئے ہوئے لے جا رہے تھے۔ ایک ان میں نوجوان قریباً تیس سال کا تھا۔ اور ایک عمر رسیدہ پچاس سے زیادہ عمر کا تھا۔ دونوں پابجولاں تھے۔ دونوں کے سروں پر عمامے بدن پر کوٹ سلوار پیروں میں جوتے تھے۔ پیچھے پیچھے ایک بڑا ہجوم تھا۔ جو کہ جوں جوں آگے بازار میں بڑھتا چلا جا رہا تھا اور لوگ اس میں شامل ہوتے چلے جا رہے تھے۔ اور وہ لوگ آپس میں ہنس ہنس کر اور مسکرا مسکرا کر باتیں کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ گویا کہ کسی تماشہ کو دیکھنے جا رہے ہیں۔ منادی کرنیوالا جگہ بجگہ کھڑا ہو کر اعلان کرتا تھا۔ کہ ان دونوں قادیانیوں کو بحکم قضاۃ آج بعد نماز عصر سنگسار کیا جائے گا۔ دونوں مجرمان خاموش تھے۔ چہرہ کا رنگ زرد تھا۔ بڈھے (عبدالحلیم صاحب) کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔ اور کچھ پڑھتا جا رہا تھا۔ چونکہ پہلے ہمیں معلوم تھا۔ کہ سنگسار کی آسیہ بائی ہوگی۔ میں اپنے چند دوستوں کے ہمراہ اسی مقام پر گیا۔ مگر وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ سنگساری شیرپور ہوگی۔ پھر ہم شیرپور گئے۔ وہاں جا کر ایک جم غفیر دیکھا۔ اور لوگ جوق در جوق چلے آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد قاضی القضاۃ ایک تانگے پر آئے۔ تانگے سے اترتے ہی حکم دیا۔ کہ جولان توڑ دئے جائیں۔ اور مجرمان سے کہا گیا تھا۔ کہ اگر وہ کچھ نوافل یا نماز پڑھنا چاہیں۔ تو پڑھ لیں۔ دونوں نے دو دو یا چار چار۔ اب ٹھیک یاد نہیں ہر رکعت نماز ادا کی۔ چونکہ ہر طرف پہاڑوں کے ڈھلوان پر اونچی جگہ کھڑی تھی۔ اور مجرمان نچلی جگہ تھے۔ بعد نماز مجرمان کے عمامے کوٹ اور جوتے اتروا دئے گئے۔ اور صرف کرتے اور سلواریں ان کے بدنوں پر رہنے دئے گئے ہیں۔ پھر پولیس کے آدمیوں نے دونوں کو دھکیل کر اور نچلی طرف کر دیا۔ میں نے خود نہیں سنا۔ مگر لوگ کہتے تھے۔ کہ وہ دونوں یہ کہہ رہے تھے کہ روز محشر پتہ لگیگا معلوم ہوگا۔ کہ کون حق پر ہوگا۔

آخر کار قاضی نے پتھر اٹھا کر مارا۔ اس کا مارنا تھا کہ لوگوں نے جو کہ پہلے سے ہی پتھروں سے جھولیاں بھرے کھڑے تھے۔ بارش کی طرح پتھر برسانے شروع کر دئے۔ دونوں مجرمان کھڑے تھے۔ میں ان سے پندرہ بیس قدم پر تھا اور بعض لوگ دس پندرہ قدم پر تھے۔"

یہاں پر میں نے ایک سوال کیا۔ کہ کیا مجرموں نے کوئی چیخ پکار کی۔ تو اس کے جواب میں بیان کرنے والے نے کہا کہ "میں ان کے نزدیک ہی تھا۔ مگر کوئی چیخ و پکار انکی نہ سنی۔" پھر آگے بیان کیا جب بڈھے۔ (مولوی عبدالحلیم صاحب) کو پتھر پڑنے شروع ہوئے۔ تو وہ اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھکر سربسجود ہو گیا۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں وہ آدھا پتھروں کے نیچے دب گیا۔ پھر ایک پتھر اسکے سر پر ایسا لگا۔ کہ وہ بیقرار ہو کر منہ پر ہاتھ دھرے دو زانو بیٹھ گیا۔ جیسے کوئی نماز میں بیٹھتا ہے۔ چہرے اور سر بالکل لہولہان تھے۔ آخر اسی حالت میں اس کی جان نکل گئی۔

دوسرا مجرم جو کہ نوجوان تھا۔ (مولوی عبداللہ خان صاحب) کھڑا رہا۔ مگر جب اسے کوئی پتھر لگتا۔ تو وہ گر پڑتا۔ پھر کھڑا ہوتا۔ پھر پتھر کھا کر گر پڑتا۔ پھر اٹھتا پھر گرتا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کرتا۔ پھر سنبھل نہ سکتا۔ آخر کار اسی طرح اسکی بھی جان نکل گئی۔ دونوں پر اتنے پتھر برسائے گئے۔ کہ دونوں کے جسم نیچے دب گئے۔ اور سوائے پتھروں کے ڈھیر کے کچھ نظر نہ آ سکتا تھا۔"

سوال کیا۔ کہ کیا آپ نے بھی پتھر پھینکے تھے۔ کہا۔ "ہاں میں نے بھی بیس پچیس پھینکے ہونگے۔" پھر پوچھا۔ کہ وہ پتھر کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ جو لوگوں نے ان پر برسائے۔ کہا۔ "کہ بعض دو دو تین تین سیر وزن کے ہوں گے۔ پہاڑی ہے۔ اسلئے جو کسی کے ہاتھ آیا۔ وہی دے مارا۔" پھر جب یہ سوال کیا۔ کہ آپکے پتھر پھینکنے کے وقت کیا خیالات تھے۔ تو یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ "اس وقت تو کچھ اور ہی خیالات تھے۔"

ضمناً میں ایک واقعہ بھی بیان کر دیتا ہوں جس کا حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اپنی ایک تقریر میں ذکر فرمایا تھا۔ ایک شخص نے جو شاید راولپنڈی کے علاقے کا رہنے والا ہے۔ اپنے ایک دوست کو کابل سے ہندوستان خط لکھا۔ کہ وہ دو قادیانی جنکی سنگساری کے لئے آپ اتنی مدت انتظار کرتے رہے اور اپنی واپسی ہندوستان ملتوی کرتے رہے۔ فلاں فلاں تاریخ کو سنگسار کئے گئے۔ تاکہ آپ بھی اس ثواب سے محروم نہ رہیں۔ میں نے آپ کی طرف سے بھی چار پتھر پھینکے تھے۔ آپ کو مبارک ہو۔ جب یہ خبر اس شخص نے پڑھی۔ تو دوستوں سے خوشی خوشی اس کا ذکر کرتا اور ہمیں بھی طنزاً یہ خبر سنائی گئی۔ اس وقت تک ہمیں قادیان سے اطلاع نہ پہنچی تھی۔ گویا کہ ان لوگوں کو ایک فتح عظیم نصیب ہوئی۔ کاش یہ لوگ سمجھتے کہ یہ ان کی فتح نہ تھی۔ بلکہ خوفناک شکست ان کو ہوئی تھی۔ جو بقائے دوام پا گئے اور جنکا نام رہتی دنیا تک خیر کے ساتھ باقی رہیگا۔ آنیوالی نسلیں اور مومن نسلیں ان پر درود و سلام بھیجینگی۔ اور خود اسی کابل کی سرزمین میں اس پاکیزہ خون سے سینچا ہوا پودا پھل لائے گا۔

شہریار افغانستان کی بے نظیر فیاضی

ناظرین "الفضل" یہ خبر پڑھ کر کسی تعجب میں نہیں پڑینگے۔ کہ تمام اہل جرمن نے اعلےٰ حضرت شہریار افغانستان صاحب کی محیر العقول دریادلی پر اپنے نمائندہ خصوصی "زمیندار" کے ذریعہ بے انتہا مسرور و متشکر ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اس کا قصہ یوں ہے۔ کہ:۔

ایک جرمنی عالم کابل کی سڑک پر آرہا تھا۔ اس نے اپنے پستول سے ایک افغانی کو ہلاک کر دیا۔ ورثائے افغان بیچارہ نے تو کیا کہنا تھا۔ شاہ کابل ہی "حقوق اللہ" کے باضابطہ انچارج تھے۔ سو آپ نے جمہوریہ جرمنی کے پریذیڈنٹ کی عاجزانہ درخواست معافی کو شرف قبولیت بخشا۔ اور اس جرمنی کو معاف کر دیا۔"

بے شک یہ محیر العقول بات ہے لیکن ہمارے نزدیک "زمیندار" جیسے "فصاحت پیشہ" اخبار کو اس کا نام "بے نظیر فیاضی" نہیں رکھنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ بے نظیر فیاضی تو اعلیحضرت "قدر قدرت" نے اس وقت دکھائی تھی۔ جب "فرعون سیرت مسولینی" نے ایک عاجزانہ درخواست حضور شہنشاہی میں پیش کی تھی۔ تو اعلیحضرت نے کمال سیر چشمی سے چھ ہزار پونڈ کی حقیر رقم کا لقمہ اس کی طرف پھینک دیا تھا۔ غالباً ضبط شدہ اسلحہ اور ٹکٹوں کے روپے کا مطالبہ بھی نہ فرمایا۔ پس ایسے "محیر العقول" دریادلی اور بے نظیر فیاضی کے بعد کسی اور واقعہ کا نام یہ رکھنا ٹھیک نہیں۔ اور یہ جو "زمیندار" نے فرمایا۔ کہ دنیا کی دوسری حکومتیں ایسی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ایسی مثالیں کئی ریاستوں میں مل سکتی ہیں۔ کہ باوجود ثبوت مل جانے کے کسی غیر ملکی کا بال تک بیکا نہ کیا جاسکا ہو۔ البتہ اس بے نظیر فیاضی کی مثال نہ مل سکے گی جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا۔ آخر وہ غریب احمدی ہی تو نہ تھا جسکو باوجود بار بار کلمہ طیبہ پڑھنے اور درود نعت قبلہ رو نماز گذار نے کے پتھر مار مار کر لہو لہان کر دینا اعلیحضرت کی قضا تو امان شہنشاہیت نے ضروری سمجھا ہو

لنڈن میں اسلامی کانفرنس

زمیندار اس کانفرنس کی روئداد شائع کرتا ہے۔ جو لنڈن میں ہوئی۔ اور اس مصیبت پر داویلا کرتا ہے۔ کہ دوکنگ اور لنڈن کی مسجدوں کے امام اس میں شریک نہیں ہوئے۔

ہمارے نزدیک جب "زمیندار" یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ یورپ کی مادیت پرست آبادی کو اسلام کے مقدس پیغام پہنچانے کا فرض یہ لوگ ایشیائی مسلمانوں سے ہزار درجہ بہتر طریق پر سرانجام دے سکتے ہیں"۔ اور ان کی زندگیاں (خصوصاً ڈاکٹر لیون کی) اس امر کا زندہ ثبوت ہیں۔ تو پھر شوکت فیلڈ اور دوکنگ کی مسجدوں کے اماموں کی عدم شمولیت سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ جبکہ "زمیندار" جیسے مستجاب الدعوات ولی نے دعا بھی فرمادی ہے۔ "اور یورپ کے تعلیم یافتہ اصحاب کو اسلام قبول کرنے میں کوئی دقت کبھی لاحق نہیں ہوتی"۔

احمدی جماعت کی دینی خدمات کا اعتراف

ہم مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ دنیا میں اپنے دین مقدس کو پھیلانے کے لئے کیا جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ کیا ان کی طرف سے ایک بھی قابل ذکر تبلیغی مشن مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے؟ گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ یہی ایک جماعت ہے۔ جس کی دونوں شاخوں نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء۔ مدرسہ دیوبند۔ فرنگی محل۔ اور دوسرے علمی و دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں؟ کیا ہندوستان میں ایسے ایسے متمول مسلمان موجود نہیں ہیں جو چاہیں۔ تو بلا وقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں؟ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن افسوس۔ کہ عزیمت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کل مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بے راہ رو قوم پر رحم فرمائے"۔

ناظرین الفضل تعجب سے پڑھیں گے۔ کہ مذکورہ بالا الفاظ زمیندار کے ہیں ؎

زہے بے اعتنائی کو یہ آخر کیا خیال آیا۔ کہ میری پرسش غم کو بچشم اشکبار ہوئی

ہم معزز ہم عصر کی خدمت میں عرض کریں گے۔ کہ مسلمان آپ کے کہنے سے نہیں اٹھیں گے۔ اور اگر اٹھیں گے۔ تو ہماری چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانے اور فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے۔ ورنہ کیا دنیائے مغرب۔ لندن۔ برلن اور شکاگو ہی میں محدود ہے۔ بیسیوں مقامات ہیں۔ جہاں اسلامی تبلیغی مشن کھل سکتے ہیں۔ لیکن جن کا شغل ہی یہ ہو چکا ہو۔ کہ گھر بیٹھے افکار و حوادث پڑھیں پڑھائیں اور غریب احمدیوں پر غرائیں۔ وہ کیوں ایسا کرنے لگے۔ اے کاش آپ سوچیں۔ کہ یہ کیا قیامت ہے۔ ہم تو اپنے بال بچے کا پیٹ کاٹ کاٹ کر پیسہ پیسہ جوڑ کر کفرستان یورپ میں خدائے واحد کا ایک گھر بنائیں۔ اور نعرہ توحید بلند کرتے ہوئے مغربی اقوام کو دعوت اسلام دیں۔ اور آپ ہمیں یہ سنائیں۔ کہ یہ مسجد ضرار ہے۔ یہ گرجا ہے۔ یہ انگریزوں کے پٹھو ہیں۔ اور عیسائی حکومتوں کے دلدادہ۔ حالانکہ گذشتہ بیس پچیس سال میں جسقدر لٹریچر صلیب پرستی کے خلاف ہم نے مہیا کیا۔ مسلمان گذشتہ چھ سات سو سال میں نہیں کر سکے۔ اور جو کوششیں ہم مٹھی بھر غریبوں نے کیں۔ ان کا عشر عشیر بھی اسلامی سلطنتوں تک نے نہیں کیا۔ اس پر بھی ہمیں ہی ملزم بنانا اور اپنے گریبان میں منہ نہ ڈالنا یہ کیا انصاف ہے۔ آپ مسلمانوں یا اسلامی سلطنتوں کی بہتری و بہبودی کی کوئی تدبیر بتائیں جس پر کاربند ہو کر آپ نے کامیابی حاصل کر لی ہو۔ یا کم از کم نقصان نہ اٹھایا ہو۔ اور ہم نے اسکی مخالفت کی ہو۔ خیر خدا مدبر افکار کا سر سلامت رکھے۔ اور زبان چلتی دین قیم کی تباہی کے لئے اور حوادث کی ضرورت نہیں۔

خانہ کعبہ میں ایک مصلےٰ

مکہ کا سرکاری اخبار "ام القریٰ" مورخہ ۲۳ ربیع الثانی راوی ہے۔ کہ:۔

"مذاہب اربعہ کے علماء نے جمع ہو کر تجویز کیا۔ کہ حرم شریف میں جماعت ایک ہی ہونی چاہیئے۔ جسکی صورت یہ ہوئی۔ کہ شافعی کے تین امام (فلاں فلاں وغیرہ) اور حنفیوں کے تین امام۔ مالکیوں کے تین اور حنبلیوں (نجدیوں) کے دو امام منتخب ہوئے۔ یہ امام نوبت بنوبت جماعت کرایا کریں گے۔ مگر جماعت ایک ہی ہوگی۔ دیوں اگر چند کس پیچھے رہ جائیں۔ اور ایک کونے میں مل کر پڑھ لیں۔ تو غالباً ممنوع نہ ہوگا) یہ تجویز سلطان ابن سعود کے حضور میں پیش ہوئی۔ تو انہوں نے اس کو منظور فرمالیا چنانچہ اب حرم میں ایک ہی جماعت ہوتی ہے"۔

ایک سے زیادہ بیوی کرنے کا پُرحکمت حکم

جرمنی کے ایک ڈاکٹر جیش نے بیان کیا ہے۔ کہ اگر فلاحین وغیرہ کو اجازت نہ دی گئی۔ کہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں کریں۔ تو جرمنی میں چالیس فی صدی عورتیں بن بیاہی رہ جائیں گی۔ اس نے حساب لگایا ہے۔ کہ اس وقت عورتوں کی تعداد مردوں سے ۱۵ ملین زیادہ ہے۔ ۱۹۱۴ء میں یہ زیادتی صرف ۵ یا ۶ ملین اس حساب سے تھی انگلستان (۱۲۳۳۰۰۰) جرمنی (۴۵۰۰۰۰) روس (۷۰۰۰۰) فرانس وغیرہ (۵۰۰۰۰) لیکن ۱۹۲۰ء میں اس میں بہت اضافہ ہو گیا ہے اور روس اور جرمنی میں کم از کم (۱۵۰۰۰۰۰) عورتیں زیادہ ہیں۔ انگلستان (۲۰۰۰۰۰۰) اور جرمنی ۲ ۳/۴ ملین۔ کیا اب تسلیم نہ کیا جائے گا۔ کہ ایک سے زیادہ بیوی کرنے کی اجازت کا حکم حکمت پر مبنی ہے۔

مشاہدات عرفانی
یا
لنڈنی چٹھی
نمبر (۱۲)

زندہ قومیں اپنے مردوں کو کس طرح زندہ رکھتی ہیں

لنڈن کے تمام بڑے شوارع اور عام اجتماع کے مقامات پر متعدد مجسمے اور بت نظر آتے ہیں۔ ان مجسموں کی کثرت کو دیکھکر اسے بتوں کا شہر کہدیا جائے۔ تو مبالغہ نہ ہوگا یہ مجسمے اور بت علی العموم کسی نہ کسی عظیم الشان واقعہ کی یادگار ہیں۔ یا ان لوگوں کے ہیں۔ جنہوں نے برٹش امپائر کی تاریخ سازی میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ شوارع اور گذرگاہوں سے گذر کر یہاں کے بعض بڑے بڑے گرجوں کو جاکر دیکھیں۔ تو وہاں بھی قوم سازوں کے بتوں کے دلکش منظر نظر آتے ہیں جو ایک مرتبہ تو قومی خدمت۔ حب الوطنی۔ ایثار۔ اور جان فروشی کے جذبات کی موج پیدا کر دیتے ہیں۔

میں نے اس قسم کے بہت سے مجسموں کو دیکھا ہے۔ نہ صرف یہاں بلکہ برلن۔ برسلز۔ روم۔ پیرس میں بھی۔ اکثر ان میں ایسے ہیں۔ کہ انسانی قلب پر مختلف قسم کے اثرات پیدا کرتے ہیں۔

قوموں کی زندگی اور اس کے بقا کے لئے جن مادی اسباب کی ضرورت ہے۔ ان میں ایک ناموران قوم کو زندہ رکھنا ہے۔ اور ان کے کارناموں سے آنے والی قوم میں جذبات عمل کی تحریک ہے۔ اس کے لئے مغرب نے مجسموں اور بتوں کے طریق کو پسند کیا ہے۔ جب میں اس قسم کے بتوں سے گذرتا ہوں تو اپنے قلب کو مختلف کیفیات کا جاذب پاتا ہوں۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو یہاں ایک یادگار کے بے نقاب کرنے کی کارروائی عمل میں آئی۔ جس کو ڈیوک آف کیناٹ اور کرنل آف دی گرینیڈیر گارڈز نے (جو ایک سو سال کی عمر کا ہے۔) اس کو بے نقاب کیا۔ یہ ان تیرہ ہزار افسروں جوانوں کی یادگار ہے۔ جو ملک اور قوم کے لئے جنگ میں گئے۔ اور پھر واپس نہ پہنچے۔ اس موقعہ پر تمام ملک سے قائمقام اور ہاؤس گارڈز کے پرانے ممبر شریک ہوئے۔ مرنے والوں کے عزیز رشتہ دار بھی تھے۔ بیوائیں۔ بڑھے ماں باپ اس تمام نظارہ کو نہایت دردناک اور یادگار کا ایک مؤثر سماں بنا رہے تھے۔ میں بھی اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے گیا۔ اور قریباً چار گھنٹے تک وہاں رہا۔ میں اس یادگار کے بے نقاب کرنے کی تقریب کی تفصیلات دینا نہیں چاہتا۔ کہ اس سے انگلستان کے اخبارات کے صفحوں کے صفحے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کا خلاصہ بھی الفضل کے ایک دو نمبروں میں نہیں دیا جا سکتا۔ میں ان تقریبوں میں بظاہر تماشائی کی حیثیت سے جاتا ہوں۔ مگر میرا دل سوز و گداز کی کیفیتوں سے بھر جاتا ہے۔ اس لئے میں اپنے درد دل کا اظہار کروں گا۔

انتظامی کیفیت افسر و ماتحت

پہلی بات جس نے بہت دل پر اثر کیا وہ انتظامی کیفیت تھی۔ یہ پہلا دن نہیں۔ کہ مجھ پر اس نے اثر کیا۔ بلکہ میں ہر روز اس کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ اور بے اختیار ہو جاتا ہوں۔ حکومت کی طرف سے جو ناظم مقرر تھے۔ ان کو اپنے اختیارات استعمال کرنے کی ذرا بھی تکلیف نہ ہوتی تھی۔ پبلک خود اپنی ذمہ داری کو سمجھتی تھی۔ اور جو راستے ان کے لئے تجویز کر دیئے گئے تھے۔ بغیر کسی قسم کے غل غپاڑے اور کشمکش کے ان پر چلے جاتے تھے۔ باوجودیکہ ہزاروں کی تعداد میں ایک یا دوسرے راستہ سے جا رہے تھے۔ لیکن کوئی گھبراہٹ نہ چلنے والوں کو تھی۔ اور نہ انتظام کرنے والوں کو۔

افسر اپنے اپنے فرائض تکمیل کے لئے گشت کرتے تھے۔ نگران کے ماتحت اپنی ڈیوٹیوں پر تھے۔ اور وہ اپنا وقت اور توجہ اپنے افسر کے سلام یا خوف و رجا کی نظروں سے دیکھنے میں صرف نہ کرتے تھے۔ اور افسر اس امر کے متوقع نہ تھے۔ کہ ان کے ماتحت ان کو سلام کرتے ہیں یا نہیں۔ میں نے غور سے اس نظارہ کو دیکھا۔ ایک جگہ بھی ہاتھ اٹھتا ہوا نہ پایا۔ اور نہ افسر کو کسی خاص جگہ نوٹس لیتے ہوئے دیکھا۔ گویا افسر و ماتحت بھی اس وقت ایک عام تماشائی تھے۔ اور اس وقت جس چیز کی حکومت تھی۔ وہ صرف فرض شناسی تھی۔

پبلک خود دوسرے لوگوں کو کام میں مدد دیتی ہے۔ اور اس کا مدد دینا یہی ہے۔ کہ وہ اپنے فرض سے تجاوز نہ کرے۔ ہدایات کی پابندی کرے۔ اور نگران لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ کہ وہ پبلک کی صحیح رہنمائی کریں۔ اور وہ ان کو تعمیل احکام میں مدد دیں۔ بڑے مجمعوں میں بدانتظامی جن باتوں سے پیدا ہوتی ہے۔ ان میں ایک اور پہلی بات جذبات کا عدم لحاظ ہوتا ہے۔ افسر اگر اپنے آپ کو خادم سمجھیں اور وہ دوسروں کے احساسات کی تکریم کریں۔ اور حکومت اور برتری کے خیال کو چھوڑ دیں۔ تو میں یقیناً کہہ سکتا ہوں۔ کہ انتظام میں سہولت ہو۔ برخلاف اس کے ہمارے ملک میں لوگ اپنی حکومت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور میں کہتا ہوں۔ یا میرا حکم ہے پر زور دیتے ہیں۔ اگر اس کی بجائے یہ کہا جائے۔ کہ آپ کا فرض یہ ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں اس سے ہر شخص کا احساس فرض شناسی بڑھ جائیگا۔ بہرحال میں نے دیکھا۔ کہ انتظامی سہولت میں پبلک اور افسروں کا ہاتھ یکساں کام کرتا ہے۔ افسر خادم قوم کی حیثیت سے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور پبلک انتظام کو کامیاب بنانا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ میں نے نہایت غور سے دیکھا۔ کہ پورے چار گھنٹوں میں ایک مرتبہ بھی کسی جگہ بدانتظامی نہیں ہوئی۔ اور کسی چھوٹے یا بڑے افسر کو مداخلت کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

طرفہ ماجرا

جہاں اتنا بڑا مجمع ہو اور مجمع کی تقریب ایک دلدوز واقعہ ہو۔ وہاں غم و اندوہ کے مختلف تاثرات کا ظہور ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ جس حصہ میں میں کھڑا تھا۔ جہاں سے تمام گارڈز اور تمام عہدہ دار گذر رہے۔ یہاں تک کہ پرنس آف ویلز بھی اپنی گارڈز کی کمان کرتے ہوئے عام عہدہ داروں کی طرح وہاں سے گذرے)

۱۲ عورتیں مختلف اوقات میں ضعف قلب کے حملوں سے گریں۔ ایسے واقعات یا اتفاقی حادثات کے لئے سکاؤٹس اور ایمبولینس کا انتظام رہتا ہے۔ جب کوئی عورت گرتی تو جھٹ متعینہ اشخاص اسے اٹھا کر باسانی لے جاتے۔ اگر ہندوستان میں ایسا واقعہ ہوتا۔ تو سارا انتظام تتر بتر ہو جاتا۔ اور لوگ اپنے مقامات چھوڑ کر وہاں جمع ہو جاتے۔ مگر میں نے دیکھا ایک بچہ بھی عجوبہ کے طور پر اپنی جگہ سے ہل کر نہ جاتا تھا۔ صرف وہ لوگ جن کا یہ کام تھا۔ فوراً موقعہ پر پہنچتے اور مریضہ کو لے کر چلے جاتے۔ اس انتظامی کیفیت نے میرے سامنے ہندوستان کی مختلف مجالس کے نقشے یکے بعد دیگرے میرے سامنے لاکر پیش کر دیئے۔ میں ان کو دیکھتا تھا۔ اور رنجیدہ ہو جاتا تھا۔ کہ ہماری اخلاقی حالت اس درجہ تک گری ہوئی ہے۔ کہ یکسوئی کے ساتھ اپنے معمولی انتظامات کو بھی درست نہیں کر سکتے۔ ملک داری اور ملک گیری تو دور کی بات ہے۔

قومی احترام

دوسری بات جس نے مجھے خصوصیت سے متاثر کیا۔ وہ قومی احترام تھا۔ اور قوم کا اپنے خادموں کے متعلق ایک عالم تھا۔ جب گارڈز کا وہ بوڑھا جرنیل جس کی عمر ایک سو برس کی ہے گذرا تو ہر طرف سے نعرہ ہائے خوشی بلند ہوئے۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ بڑھا جرنیل اپنی فوجی وردی میں اسی آن بان سے جا رہا تھا۔ لوگوں میں اس علم کا ہونا کہ اس نے اپنے ملک اور قوم کی یہ خدمت کی ہے۔ ان میں جذبات احترام پیدا کرتا تھا۔ اور پبلک کی اس قدردانی سے نوجوانوں اور آئندہ نسلوں کے دل میں ایک ولولہ خدمت ملک و قوم کا پیدا ہوتا تھا۔ قریباً بارہ ہزار وہ لوگ شامل ہوئے تھے۔ جو ہاؤس گارڈز میں ملازم رہ چکے تھے۔ ان میں بعض مجروح ہوکر ایک یا دوسرے اعضاء بھی کھو بیٹھے تھے۔ میں ان میں سے اکثر کے لباس اور حالت کو دیکھکر یقین کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی فارغ البالی کی زندگی بسر نہیں کر رہے ہیں۔ مگر قومی احترام کی لہر کو ان کا لباس یا حالت کمزور نہ کر سکتی تھی جب وہ ہزاروں انسانوں کی صفوف میں سے گذرتے تھے۔ تو نعرہ ہائے مسرت اور چیرز سے ان کا اس قدر احترام کیا جاتا تھا۔ کہ اگر انتظام اجازت دیتا۔ تو وہ سب لوگ جو بظاہر تماشائی تھے۔ اپنے آپ کو ان کے قدموں پر گرا دیتے۔ وہ ان کا احترام محض اس لئے کر رہے تھے۔ کہ انہوں نے ملک اور قوم کی خدمت کی ہے۔ ہر طرف سے بریوو۔ بریوو۔ کی آوازیں اٹھتی تھیں اور جیسا کہ انسانی فطرت ہے۔ وہ اپنی تمام مشکلات اور تکالیف کو جو جنگ میں جسمانی طور پر پہنچی تھیں۔ اس آواز سے بھول جاتے تھے۔

احترام مذہب

تیسری بات جس نے مجھے ایک بار نہیں متعدد بار متاثر کیا ہے۔ احترام مذہب ہے۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ لوگ مذہب کے پابند نہیں۔ اور عیسائی مذہب کو عملاً ترک کر رہے ہیں۔ مگر قومی مذہب کی حیثیت سے ان میں مذہب کا احترام بے حد باقی ہے۔ اور یہی ایک چیز ہے۔ جو ابھی عیسائیت کو یہاں مرنے نہیں دیتی۔ اور مبلغین کے کام کو مشکل بنا دیتی ہے۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ بات ہمیشہ مزا دیتی ہے۔ اور میں اس نصیحت کا جو خدا نے آپ کو دی ہے۔ بعض اوقات گھنٹوں مزا لیتا ہوں۔ کہ:-

یہ لوگ عیسائیت کو قومیت سمجھتے ہیں۔ اس لئے جب عیسائیت کے خلاف کہا جائے۔ تو اسے قومی ہتک سمجھ لیتے ہیں۔ اس لئے مبلغ کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کہ وہ ان جذبات کو نظر انداز نہ کرے (میں نے آپ کے کلام کا مفہوم لکھا ہے۔ اصل الفاظ نہیں ہیں)

غرض باوجودیکہ مذہب سے ان کو کوئی سروکار نہیں رہا۔ لیکن قومی حیثیت سے مذہب کا احترام انہیں باقی ہے۔ اور دعا کے متعلق تو عیسائی قوم کا عمل قابل قدر ہے۔ گو ہم یہ کہیں گے اور کہتے ہیں۔ کہ ما دعاء الکفرین الا فی ضلال۔ مگر اس حقیقت نفس الامری کو ہم نہیں بھول سکتے۔ اور نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ جس قدر دعا پر زور ان میں ہے۔ ہم میں باوجودیکہ ہم کو ہر موقعہ کے لئے دعا سکھائی گئی۔ اور قرآن کریم کا افتتاح دعا سے اور اس کی آخری سورتیں دعائیہ شان اپنے اندر رکھتی ہیں۔ مگر ہم نے دعاؤں کو عملاً ترک کر دیا ہوا ہے۔

غرض اس تقریب کا آغاز دعا سے ہوا۔ اور اس وقت تمام مجمع جو کم سے کم ایک لاکھ انسانوں پر مشتمل تھا۔ ایک عالم سکوت طاری تھا۔ اور جہاں تک نظر جاتی تھی برہنہ سر لوگ سر جھکائے کھڑے تھے۔ اور مختلف اوقات میں جب کوئی ایسا موقعہ احترام کا آیا سب مجھ سے بڑے خشوع سے شریک ہوتے قطع نظر اس کے کہ وہ دہریہ تھے یا عیسائی۔

خدمت ملک کا جذبہ

چوتھی بات جس نے مجھے متاثر کیا۔ وہ خدمت ملک کا جذبہ تھا۔ جس مقام پر میں کھڑا تھا میرے آگے پیچھے عورتوں اور مردوں اور بچوں کا ایک ہجوم تھا۔ ایک بڑھیا اپنے پوتے کو لئے ہوئی آگے بڑھی۔ اور اس نے کہا۔ کہ لمبے آدمی آگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بچوں کو دیکھنے نہیں دیتے۔ میں نے اس کی آواز سنی اور پھر کر دیکھا تو وہ میرے قریب تھی۔ مگر میں اس کے آگے نہ تھا۔ تاہم میں نے اس کے پوتے کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ آگے آؤ۔ دادی اور پوتے نے میرا شکریہ کیا اور دادی بولی۔ کہ میں تو پولیس مین کو کہتی تھی۔ آپ کو نہیں کہا۔ میں معافی چاہتی ہوں۔ میں ہنس پڑا اور کہا۔ کہ کچھ ہرج نہیں۔ میں اگر ایسا کر سکتا ہوں تو مجھے خوشی ہے۔

بڑھیا دادی: ۔ اوہ یہ بڑی مہربانی ہے۔ ہمارے پولیس مین بہت ہی لمبے ہوتے ہیں۔

عرفانی: ۔ ان کو لمبا ہی ہونا چاہیئے۔ تاکہ دور تک دیکھ سکیں (میرے اس کہنے پر پولیس والے اور قریب کے حلقہ کے لوگ ہنس پڑے)

بڑھیا دادی: ۔ ہاں مگر یہاں تو بچوں کو آگے ہونا چاہیئے؟

عرفانی: ۔ کیوں؟

بڑھیا دادی: ۔ ان کو معلوم ہو۔ کہ ملک اور بادشاہ ان سے کیا چاہتا ہے؟

عرفانی: ۔ آپ اس بچہ کو اسی لئے لائی ہیں؟

بڑھیا دادی: ۔ ہاں میں اس کو دکھانے لائی ہوں۔ کہ جو ملک کے لئے مر مٹتے ہیں۔ ہم ان کی کیا عزت کرتے ہیں۔

عرفانی: ۔ ہاں میں آپ کے اس جذبہ کی عزت کرتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر میں تسلیم کے لئے جھکا۔ جو لوگ میرے قریب تھے۔ انہوں نے وہیں ہیر ہیر کہکر بوڑھیا کی داد دی۔ اور اس کے لئے ایک اچھی جگہ خالی کر دی۔

بڑھیا کی بات مجھے کھا گئی۔ کہ اس ملک کی عورتیں اپنے بچوں میں کیا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ ہماری مائیں اور بہنیں انہیں بھوتنوں اور چڑیلوں سے ہی ڈراتی رہتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میری نظر قرون اسعد کے زمانہ پر جا پڑی اور میں نے دیکھا۔ کہ صدر اوّل کی مومنات کس طرح اپنے بچوں۔ بھائیوں اور شوہروں کو اسلام کے لئے قربانی کا سبق دے رہی ہیں۔ میرے سامنے یکایک میدان جنگ کے ایسے نقشے پھر گئے۔ جہاں شکست یافتہ فوج کو محض عورتوں نے فاتح بنا دیا۔ یہ تو ایک پہلو تھا۔ جو لوگ میدان جنگ میں مر گئے تھے اور جن کی یادگار قائم ہو رہی تھی۔ ان کے اعزا اور رشتہ داروں کو بھی دعوت دی گئی تھی سالن میں بیواؤں۔ بڑھیا ماؤں۔ بہنوں۔ یتامیٰ کا ایک لمبا سلسلہ تھا جب یہ لوگ گذرے ہیں۔ ان کے قلبی جذبات کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا مگر ان کی صورت و شکل تمام مجمع پر ایک درد اور رقت کی کیفیت پیدا کئے بغیر نہ رہتی تھی۔ میں نے دیکھا۔ کہ متعدد آنکھیں آنسوؤں کی جھڑی میں ان کا خیر مقدم کر رہی تھیں۔ آخر عرفانی بھی اس سوز و گداز میں ان کا شریک حال ہونے سے نہ بچ سکا۔ مجمع نے ان بہادر پیدا کرنے والی ماؤں اور ایثار کرنے والی بیواؤں اور آغوش پدر سے محروم ہو جانے والے بچوں کا نہایت احترام سے خیر مقدم کیا۔ بعض چھوٹے بچے اپنے مرنے والے باپ کے تمغہ جات کو اپنے سینوں پر آویزاں کئے ہوئے تھے۔ اور ایک بڑھیا ماں اپنے بہادر بیٹے کی یادگار کو سینہ سے لگائے ہوئے تھی۔ ان تمغوں کو دیکھ کر قدرتاً رقت آتی تھی۔ مگر وہ مائیں اپنے بیٹوں کی موت پر اور وہ بچے اپنے باپ کی بہادری پر فخر کرتے تھے۔ اور وہ یقین رکھتے تھے کہ ملک و قوم کی خدمت کر کے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے ہیں۔

میرے احباب جانتے ہیں۔ کہ میری طبیعت متجسس واقعہ ہوئی ہے میں اس تاڑ میں تھا۔ کہ مجھے موقعہ ملے۔ تو ان ماتم کرنے والوں میں سے کسی کو ملوں۔ جب یہ تقریب ختم ہوئی۔ تو واپسی کے وقت مجھے گرین پارک سے گذرتے وقت (بکنگھم شاہی قصر کے متصل) موقعہ مل گیا۔ ایک پیر اکہ سالی جوڑا (بیوی میاں) جا رہا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر معذرت کر کے پوچھا کہ اس سیموریل سے کیا فائدہ ہوگا۔ اگر اس رقم کو مرنے والوں کے پسماندگان پر خرچ کیا جاتا تو کیا اچھا ہوتا!

پیر مرد: ۔ (معاف کیجئے) آپ کو معلوم نہیں یہ کتنی بڑی عزت ہے۔ اور وہ جینس کے جو پسماندگان کو ملے کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔

عرفانی: ۔ ضرورت کے وقت تو ایک پینی کی بھی بڑی قیمت ہوتی ہے۔

پیر مرد: ۔ یہ روپیہ کا سوال نہیں ہے۔ عزت کے مقابلہ میں روپیہ کچھ چیز نہیں۔

عرفانی: ۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ روپیہ سے عزت مل جاتی ہے۔

پیر مرد: ۔ کس قدر فوج۔ سول اور بحری افسر اور شاہی خاندان کے ممبر کسی دولت مند کو سلام کرنے جا دیں گے۔ یہ قومی عزت ہے۔ آپ شاید سمجھتے نہیں (معاف کیجئے)۔

عرفانی: ۔ میں صرف آپ کے جذبات کا اندازہ کرنا چاہتا تھا۔ میں آپ کی سپرٹ کی عزت کرتا ہوں۔ آپ کا کوئی عزیز بھی مرنے والوں میں تھا

پیر مرد: ۔ میرا اپنا بیٹا تھا۔ آج سارا ملک اس کی عزت کرتا ہے۔ اور اس کی موت بے شک ایک صدمہ ہے۔ لیکن یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ میں اس کی موت پر فخر کرتا ہوں۔ جس کی یادگار قائم کرنا ملک اپنا فرض سمجھتا ہے اور اس یادگار کو کل ملک نے سلامی دی۔

عرفانی: ۔ میں ایک بار اور آپ کے جذبات کی عزت کرنے کا اظہار کرتا ہوں۔ وہ ملک اور قوم خوش قسمت ہے۔ جس میں ایسے ماں باپ ہوں۔

پیر مرد: ۔ آپ کا شکریہ ہے۔ ہر ماں باپ کو اولاد اس لئے پیدا کرنی چاہیئے کہ وہ ملک اور قوم پر قربان ہو۔

عرفانی: ۔ ایسے خیالات تمہاری قوم کی زندگی کا نشان ہیں۔ "گوڈ ڈے"۔

غرض میں نے دیکھا۔ کہ یہ تقریب ملک و قوم کی خدمت کے جذبات کو ابھارنے۔ قائم رکھنے اور ترقی دینے کے لئے بہت بڑا ذریعہ تھی اور میں حسرت زدہ گھر کو واپس آیا۔ اور ایک لمبی سوچ میں پڑ رہا۔ کہ ایک یہ قوم ہے۔ جو اپنے مردوں کو زندہ رکھتی ہے۔ اور ایک ہم ہیں۔ کہ اپنے زندوں کو بھی بھول جاتے ہیں۔ اور مردہ بنا دیتے ہیں ؎

ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے ✦ ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ

حضرت عبداللطیف اور حضرت نعمت اللہ خاں اور دوسرے شہدائے کابل کی یاد زندہ رکھنے کے لئے اولوالعزم اور قدر شناس امام نے مقبرہ بہشتی میں کتبے آویزاں کرا دیئے ہیں۔ اور جب کوئی شخص ان کتبوں کے پاس سے گذرتا ہے تو اس پر ایک کیفیت وجد کی سی طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ اس قسم کے جذبات کو ابھارنے اور قائم رکھنے کیلئے وقتاً فوقتاً ان کی زندگیوں اور کارناموں پر قوم کے بچوں کے سامنے تقریریں ہوں۔ کرم حاجی امین خاں (اللہ تعالیٰ ان کو صحیح سلامت واپس لائے) اور عزیز مکرم مولوی ظہور حسین صاحب کی تکالیف اور مشکلات کی تاریخ قوم کے بچوں کو یاد ہو۔ اور وہ سلسلہ کیلئے ہر دشوار گذار مرحلے گذر جانے میں عزم بلند پائیں۔ مجھے قوم کے اخبار نویسوں اور اخباروں کا بھی ماتم کرنے دو کہ ہم ان عالی ہمتوں کے کارناموں کو قوم میں زندگی کی موجیں پیدا کرنے کیلئے پیش نہیں کرتے۔ اور انہیں باخبر نہیں رکھتے۔ آہ! دنیا کے مذاہب کی فاتح قوم! تیرے راستہ میں دشوار گذار پہاڑ اور ناپیدا کنار سمندر حائل ہیں۔ اور تو ان سے گذرنے کا دعویٰ کر کے کھڑی ہوئی ہے۔ کچھ شک نہیں۔ کہ حقیقی تقویٰ اور وفاداری تجھے تمام قوتوں کی مالک بنا دیگی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حصول اسباب کی تعلیم دی ہے۔ اور انسانی وجود کی ہئیت ترکیبی اسباب کی دعوت دیتی ہے۔ اس کے جذبات اور کیفیات میں حصول اسباب کی ہر کام کرتی ہے۔ اور ان اسباب میں سے جذبات قومی کا احترام اور قوم سازی کے اصولوں کی پابندی ہے۔ اور اس میں یہ ایک امر بھی داخل ہے۔ کہ اپنے مردوں کو زندہ رکھو۔ اور زندوں کی قدر کرو۔

بہ بیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

دنیا کے تمام ممالک میں عیسائیت کی اشاعت کے لئے لاکھوں مشنریوں کا بھیجا جانا اور کروڑوں رسالے اور اخبار اور کتابیں شایع کرنا ہی بتاتا ہے۔ کہ یہ لوگ پانی کی طرح اس مقصد کے لئے روپیہ بہا رہے ہیں۔ اور باوجودیکہ عیسائیت عملاً اور اعتقاداً اپنی جگہ چھوڑ رہی ہے۔ مگر پھر بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو بیش قرار رقوم بغیر اظہار نام روزانہ دیتے رہتے ہیں۔ مکتی فوج کے پاس ۲۰ لاکھ پونڈ مستقل فنڈ میں موجود ہے۔ اور میں نے یہاں دیکھا ہے کہ بعض لوگ آزادانہ طور پر یہاں تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ مخفی طور پر لوگ ان کو مالا مال کر جاتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنا کام آسانی اور بے فکری سے کریں۔ لوگوں کی وصایا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ان مقاصد کے لئے بیش قرار عطیے چھوڑ جاتے ہیں۔ ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ سالسبری کیتھیڈرل Salisbury Cathedral کے چندہ کی تھیلی میں ایک ہزار پونڈ کا نوٹ اشاعت انجیل کے لئے چھوڑ کر چلا گیا۔ بشپ آف آورڈمین ایسے غیر معمولی فیاض کے نام سے اعلان کرتا ہے۔ یہاں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر روز ایسے مشاہدات ہوتے ہیں۔ جس قوم کے افراد میں اشاعت باطل کے لئے یہ جذبہ اور جوش ہے اس کو راہ حق کی طرف بلانے والوں کی قربانیوں کا معیار کتنا اونچا ہونا چاہئے اسلام نے انفاق فی سبیل اللہ کے لئے سراً و علانیۃً دونو طرح خرچ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ سراً تو بہت دور کی بات ہے۔ علانیہ خرچ کرنے والوں کی بھی کمی ہے۔ ابھی لورپول کے ایک بحری عہدہ دار کی وصیت شائع ہوئی۔ اس نے پچاس ہزار پونڈ اس میں سے خیراتی اغراض کے لئے وصیت کیا ہے۔ یہ تعلیم اسلام کی ہے۔ اور کم از کم ہر شخص کو اسلام نے حق دیا ہے۔ کہ وہ اپنے متروکہ میں سے ⅓ کے برابر نیک کاموں کے لئے وصیت کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اسلام کی دوسری عملی تعلیمات کا احیا کیا۔ اس کو بھی زندہ کیا۔ اور وصیت کی تحریک کی۔ اگر اس وصیت پر پورا عمل ہو۔ تو اسلام تمام دنیا میں باسانی پھیل سکتا ہے۔ اور یہی حقیقی بادشاہت ہے۔ ابھی ابھی ایک اور وصیت میری نظر سے گذری ہے۔ اس میں پچاس ہزار پونڈ کی وصیت خیراتی کاموں کے لئے کی گئی ہے۔ ایک دو کا کیا ذکر میں اس قسم کی مثالیں ہر روز پڑھتا ہوں۔

گذشتہ جمعرات کو میں ایک گرجہ میں گیا۔ یہ گرجا کسی خاص جماعت سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس کا منّاد ابھی اٹلی سپین وغیرہ کے چکر کر کے آیا ہے۔ وہ سال بھر کام کرنے کے بعد تعطیل منانے گیا تھا۔ آج وہ پہلی مرتبہ اس سفر سے آکر اپنے گرجا میں بولا۔ اس کی تقریر کے بعد حسب معمول چندہ کے پیالے گشت کو دیئے گئے۔ منّاد کے لئے یہ معمولی بات تھی۔ کہ اس نے ان پیالوں میں سے ایک میں ایک سو پونڈ کا نوٹ پایا۔ اور معلوم نہیں کس نے دیا۔ چنانچہ اس نے اسی وقت اس کا اعلان کیا۔ میرے لئے بے شک تعجب کی بات تھی۔ کہ ایک معمولی چندہ میں کوئی شخص ڈیڑھ ہزار روپیہ دے دیتا ہے۔ وقت آئے گا۔ کہ اسلام کی اشاعت کیلئے بھی ایسا ہو گا۔ لیکن افسوس ہو گا۔ اگر ہم خود وہ نہ ہوئے۔

صلیبی موت اور سائنس جدیدہ

ذیل کا مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز لنڈن بابت ماہ فروری ۱۹۲۶ء میں بزبان انگریزی شائع ہو چکا ہے۔ اب وہی مضمون ناظرین الفضل کے لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ مضمون بفضل خدا حضرت مسیح ابن مریم کی صلیبی موت کا طبعی سبب ڈھونڈنے والوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو گا۔

باوجود اس امر کے کہ کلیسیا حضرت مسیح ابن مریم کی صلیبی موت کا کوئی طبعی سبب پیش کرنے سے آج تک بالکل قاصر رہا ہے۔ کروڑہا عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح نے صلیب پر جان دی تھی۔ عیسائیوں سے اگر یہ پوچھا جائے۔ کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت کو قوانین طبعی کی رُو سے ثابت کر کے دکھاؤ۔ تو اس کے جواب میں کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ یہ بات ماننے والی ہے۔ عقلی دلائل کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اکثر عیسائی صاحبان حضرت مسیح کی صلیبی موت پر محض حسن عقیدت سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور نہ کسی عقلی دلیل یا نقلی ثبوت کی بنا پر۔ مگر مخالفین پر حجت تمام کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ واقعہ صلیب کو علوم مروجہ کی روشنی میں لایا جائے۔ اور اس کے لئے ثبوت مہیا کئے جائیں۔ کیونکہ محض حسن عقیدت مخالفین کے لئے تشفی قلب کا موجب نہیں ہو سکتا۔ کئی عیسائی ڈاکٹروں نے حضرت مسیح کی صلیبی موت کو قوانین طبعی کی مدد سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر وہ اس کا کوئی تسلی بخش ثبوت ابھی تک پیش نہیں کر سکے۔ چنانچہ چند ہی سالوں کا ذکر ہے۔ کہ انہوں نے انشقاق قلب (دل پھٹ جانا) کی خیالی تھیوری صلیبی موت پر روشنی ڈالنے کے لئے بنائی تھی۔ مگر وہ بھی مخالفین کے دست طبعی دلائل کے سامنے ٹھیر نہ سکی۔

حضرت مسیح کی صلیبی موت کے واقعہ کو سب سے زیادہ شکوک کے تاریک بادلوں کی گھٹا میں لپیٹنے والا یہ امر ہے۔ کہ ان کو کاٹھ پر بہت تھوڑے سے وقت کے لئے لٹکایا گیا تھا۔ کیونکہ یہ امر بدیہات میں سے ہے۔ کہ حضرت مسیح کے زمانہ کی صلیبوں پر مجرم لوگ عموماً دو تین دن تک لٹکتے رہتے۔ اور بالآخر بھوک اور پیاس کی شدت تکلیف کی وجہ سے جان دیتے تھے۔ نیز یہ بھی واضح تھا۔ کہ مجرم پر موت جلد وارد کرنے کے لئے ان کی ہڈیاں توڑی جاتی تھیں۔ واضح ہو کہ لغت کی کتابوں میں بھی مصلوب اسی کو کہتے ہیں۔ جسکی ہڈیاں توڑی جائیں! نہ صرف یہ کہ جسکو صرف کاٹھ پر لٹکا کر چھوڑ دیا جائے؟ اب اناجیل کو کھول کر ذرا مسیح کے صلیبی واقعہ کو پڑھو۔ کہیں بھی آپ تین چار گھنٹے سے زیادہ وقت کاٹھ پر لٹکے رہنے کا نہ پائیں گے۔ اور ساتھ ہی آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ حضرت مسیح کی ہڈیاں نہیں توڑی گئی تھیں۔ اب ذرا نظر انصاف سے دیکھو۔ کہ دوسرے مجرم تو دو تین دن صلیب پر رہ کر بھوک پیاس کی شدت اور ہڈیاں ٹوٹ جانے کی ناقابل برداشت تکلیف اور دماغی صدمہ سے صلیب پر جان دیں۔ اور حضرت مسیح کے متعلق قانون طبعی میں ایک عجیب استثناء پیش کر دی جائے۔ یوحنا رسول نے حضرت مسیح کی صلیبی موت کو طبعی قانون کے ثابت کرنے کے لئے اپنی کتاب میں ایک زائد آیت لکھنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ کہ اس کی پسلی میں بھالے کے ساتھ چھید کیا گیا تھا۔ جس سے خون اور پانی بہ نکلا۔ مگر ان کو کیا معلوم تھا۔ کہ یہی خون اور پانی کے بہ نکلنے کی علامت جس کو انہوں نے موت کا ثبوت سمجھا ہے حضرت مسیح کے صلیب سے زندہ اتارے جانے کا ثبوت بن جائے گی۔ الغرض ان مضحکہ خیز توجیہوں اور بے بنیاد تھیوریوں سے تنگ آکر بعض کلیساؤں کا اب یہ خیال ہو گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح کی موت ایک معجزانہ موت تھی۔ جس کا قوانین طبعی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ایک صحیح العقل انسان اس بات کو سن کر دریائے حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح جیسا مضبوط اور تندرست تیس سالہ جوان اتنی جلدی صلیب پر مر گیا۔ جب کہ یہ ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ اس کی ہڈیاں بھی نہیں توڑی گئیں۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ بھالے کی ضرب سے اس کا دل پھٹ گیا تھا۔ مگر اس کے متعلق اوّل تو یہ عرض ہے۔ کہ اناجیل اس معاملہ میں بالکل خاموش ہیں۔ کہ حضرت مسیح کی کونسی جانب چھید کیا گیا تھا۔ ہاں تقدیری زبان میں اس کا اظہار موجود ہے۔ اور وہ اس طرح کہ رومن کیتھولک گرجوں میں حضرت مسیح کی صلیبی واقعہ کی جو تصاویر لٹکائی جاتی ہیں۔ ان میں بھالے کا زخم دائیں جانب دکھایا گیا ہے۔ اور یہ امر محالات میں سے ہے۔ کہ بھالا دائیں جانب مارا جائے اور پھٹ جائے دل۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کا قلب خلاف قانون طبعی دائیں جانب ہو۔ ہاں یہ امر ممکنات میں سے ہے۔ کہ وہ سپاہی علم تشریح الابدان سے پورا واقف نہ ہو۔ پھر اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ بھالا بائیں جانب مارا گیا تھا۔ تو بھی یہ عقدہ حل نہیں ہوتا۔ کیونکہ پسلی کے زخم سے دل کو پھاڑنے کے لئے فن جراحی کی بہت مشق کی ضرورت ہے۔ اسلئے کہ دل جیسا کہ تشریح کے جاننے والوں کو معلوم ہے۔ چاروں طرف سے پھیپھڑوں سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور صرف ایک مقام ہے وہ جس کا محل وقوع وہ جگہ ہے۔ جہاں پر پانچویں بائیں پسلی سینہ کی سامنی ہڈی سے ملتی ہے۔ اور جس کا رقبہ انگلی کے قریب ہوتا ہے۔ جس میں زخم کرنے سے دل کو صدمہ پہنچ سکتا ہے۔ اوّل تو ایک اناڑی آدمی سے یہ توقع رکھنی کہ اس کو دل کے اس نازک مقام کا علم تھا۔ اور اس کی پر دنی مشق کی وجہ سے بھالا نشانے پر لگ گیا۔ ناممکن ہے۔ دوسرے ایک جانب سے اگر بھالا مارا جائے۔ تو وہ کسی صورت میں دل کو زخمی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دونو جانب پھیپھڑے ہیں۔ اور دل کا یہ نازک مقام جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں۔ سامنے کی طرف ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ سپاہی کے نیزے

بھالے سے حضرت مسیح کا دل زخمی نہیں ہوا تھا۔

انشقاق قلب کی تھیوری اس کی تائید میں بنائی گئی۔ مگر وہ بھی پایۂ ثبوت کو نہ پہنچ سکی۔ کیونکہ طب کی تمام کتب کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے۔ کہ تندرست دل خود بخود کبھی نہیں پھٹ سکتا۔ اور دل صرف اسی صورت میں خود بخود پھٹ سکتا ہے۔ جب اس میں پرانی سوزش یا دیگر دل کے عضلات کو کمزور کر دینے والی امراض کا وجود پایا جاتا ہو۔ اور اناجیل سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح کو واقعہ صلیب سے قبل کوئی دل کی بیماری تھی۔ بعض عیسائی محققین کا خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح کا دل غم فکر اور دماغی صدمہ کے باعث صلیب پر خود بخود پھٹ گیا تھا۔ مگر اس پر یہ سوال ہے۔ کہ ان کو کس بات کا غم اور فکر تھا۔ وہ تو بقول عیسائی صاحبان خوشی سے گناہوں کا ٹوکرا سر پر لئے اپنی جان دیکر کفارہ کو مستحکم کر رہے تھے۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ وہ اس قربانی پر خوش نہ تھے۔ (جیسا کہ ہر عاقل دماغ کو سب گناہ کے خوف پر ہونا چاہیئے) تو پھر کفارہ کی بنیاد کھوکھلی ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ یہ عرض ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ کہ تندرست قلب کبھی غم و فکر اور دماغی صدمہ سے خود بخود پھٹ نہیں سکتا۔ ہاں ایک اور صورت ہے۔ کہ اگر بار بار غم اور دماغی صدمات کے حملے ہوتے رہیں۔ تو اس سے بے شک دل کمزور ہو جاتا ہے۔ (مگر اتنا نہیں کہ خود بخود پھٹ جائے) مگر یہ صورت بھی ہمارے عیسائی دوستوں کو مفید نہیں پڑ سکتی۔ کیونکہ اناجیل بتا رہی ہیں۔ کہ حضرت مسیح کو واقعہ صلیب سے قبل کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ جو انتہائی دماغی صدمہ اور رنج و غم کا موجب ہوا ہو۔ پھر اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح کا قلب خرق عادت طور پر پھٹ سکتا تھا۔ تو بھی موت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ انشقاق قلب کی علامات ہم کو حضرت مسیح کے صلیبی واقعہ میں نہیں ملتیں۔ واضح ہو۔ کہ انشقاق قلب دو قسم کا ہوتا ہے۔ مکمل اور نامکمل۔ مکمل انشقاق قلب کی یہ علامات ہیں۔ "مریض زور سے چیخ مار کر اپنا ہاتھ سینہ کی طرف لاتا ہے اور اطراف العلیا اور اطراف السفلی میں تشنج پیدا ہو کر فوری موت واقع ہو جاتی ہے۔ یا مریض مکمل طور پر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ بیہوشی پھر کبھی ہوش کی صورت اختیار نہیں کرتی"

نامکمل انشقاق قلب کی علامات یہ ہیں۔ "سخت ضعف۔ بے چینی و بے قراری اور علامات نزع۔ بعض دفعہ تشنج ہو جاتی ہے۔ اور تنفس میں دقت ہوتی ہے۔ تشنج شاذ کی علامات میں سے ہے" مگر اناجیل کا مطالعہ کرنے سے متذکرہ بالا علامات ہم کو نہیں ملتیں۔ اس کے علاوہ انشقاق قلب کی قطعی علامت سوائے پوسٹ مارٹم (طبی معائنہ نعش) کے اور کوئی نہیں۔ جو سینہ کو چاک کئے بغیر ممکن نہیں۔ اس بیان سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ پسلی کے زخم سے خون اور پانی کا نکلنا دل کے پھٹ جانے کا نتیجہ نہ تھا۔ اور قرین قیاس ہے۔ کہ خون اور پانی سینہ کے زخم اور معدہ سے نکلا ہو۔ کیونکہ اناجیل سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح نے واقعہ صلیب سے قبل سرکہ پیا تھا۔ مخالفین کے اعتراض کرنے سے قبل میں یہ بھی بتا دوں۔ کہ معدہ کے زخم جو نوکدار آلہ سے کئے جائیں لازماً مہلک نہیں ہوتے۔

حضرت مسیح کے صلیبی واقعہ اور اس امر کی تائید مزید میں کہ کسی تندرست شخص کے ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑ کر صرف تین گھنٹہ صلیب پر لٹکائے رکھنا موت طاری کرنے کے لئے کافی نہیں۔ اس زمانہ کا ایک واقعہ ہے۔ جو حضرت مسیح کے صلیبی حادثہ کے مشابہ ہے۔ اور جس کو ریورنڈ ہنری کرسس نے اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہے:۔

"سسٹر واگیل اور سسٹر فیلی سانٹ (جنکی عمر تیس اور چالیس سال کی تھی) کے سر پر اپنے نجات دہندہ (مسیح) کے صلیبی واقعہ کی یاد کو عملی صورت میں زندہ کرنے کا مذہبی جنون سوار ہوا۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو ہاتھوں اور پاؤں میں لوہے کی میخیں گاڑ کر دو لکڑی کی صلیبوں پر لٹکا لیا۔ اور تین گھنٹہ سے زیادہ دونوں صلیب پر چڑھی رہیں۔ جب ان کو نیچے اتارا گیا۔ تو ان کے زخموں سے خون جاری تھا۔ چنانچہ ان کی مرہم پٹی کی گئی۔ اور اس کے بعد دونوں راہبہ خاموشی سے کھانے پر ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھ گئیں۔ جو وہاں پر جمع ہو گئے تھے" (توام پریوں کا گہوارہ)

پس صلیب کی ضربوں کا طبی معائنہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم باوجود ضرب شدید کے صلیب پر فوت نہیں ہو سکتے تھے اور نہ ہوئے۔ ہاں ان کی حالت بوجہ غشی کے مشابہ بالمصلوب ہو گئی تھی جس کو غلطی سے موت سمجھ لیا گیا۔ اور ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ بعد میں وہ طبعی موت سے فوت ہو کر محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں دفن ہوئے جیسا کہ حضرت احمد نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو بتایا ہے۔ اللہ تعالےٰ عیسائی صاحبان کو صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ والسلام

(خاکسار (ڈاکٹر) چوہدری محمد شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن)

ویدوں میں تحریف و تنسیخ

کس قدر عجیب بات ہے۔ کہ ایک سماجی اگر کسی امر کے متعلق کوئی دعویٰ کرتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ عیسائی مسلمان یا ہندو اس کی تردید کریں خود اس کا ایک دوسرا بھائی بند اپنی قلم سے اس سماجی کی تحریر پر پانی پھیر دیتا ہے ابھی چند یوم ہوئے اخبار پرکاش کے کرشنا شٹمی نمبر کے ہندی ایڈیشن ص ۳۲ میں ایک مضمون زیر سرخی "ویدوں کی رکھشا (حفاظت) کیسے ہوئی" شائع ہوا تھا جس میں آریہ مضمون نگار نے بڑی بلند آہنگی سے وید کو تحریف و الحاق سے پاک بتلایا تھا۔ مگر بجائے اس کے کہ ہم اس دعویٰ باطل کی تردید کیلئے دلائل فراہم کرتے۔ خود ایک آریہ سماجی نے ہی ایک نہایت وزندار اور ناقابل تردید دلیل ہمارے ہاتھ میں دیدی۔ جس سے کہ اس بے بنیاد اور پوچ دعویٰ کا قرار واقعی ابطال ہو جاتا ہے۔ اور یہ دلیل ایسی معقول اور زبردست ہے۔ کہ اگر ہمارے احمدی احباب اس دلیل کو ذہن نشین کر لیں تو ممکن نہیں کہ آئندہ کوئی سماجی ویدوں کو تحریف و الحاق سے محفوظ بتلا سکے اور وہ یہ دلیل بیان کر کے ان کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منہ بند نہ کر دیں اخبار آریہ ویر کا ایک مضمون نگار وید کی قدامت اور پارسیوں کو ویدک دھرمی ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل یہ دیتا ہے۔ کہ:۔

"ژند اوستھا کے ہوم یشت ادھیائے میں مرقوم ہے کہ کرسانو بادشاہ نے حکومت کے غرور میں اتھرو وید جس کے شروع کا منتر شنو دیوی ابھشٹیہ آپو بھونتو پیتئے ..... ہے۔ اپنے راج میں پڑھنا بند کر دیا ہے۔ تو ہوم یشت نے اس کو تخت سے اتار دیا" اس حوالہ سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ پارسی مذہب کے پیغمبران وید کے پیرو تھے (آریہ ویر دہلی ۲۰ نومبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۲)

ہمیں فی الحال اس بحث میں الجھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ آریہ مضمون نگار کی یہ دلیل کہاں تک اس کے دعوے کی مؤید ہے۔ بلکہ اس وقت ہم تھوڑی دیر کیلئے فرض کر لیتے ہیں۔ کہ وید ژند اوستھا سے قدیم ہے۔ اور قدیم پارسی بھی ویدک دھرمی ہی تھے۔ مگر یہ مان لینے کے ساتھ ہی وید کی تحریف کا اقبال کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے کیونکہ جب ژند اوستھا جو بقول لیکھرام آج سے پانچ ہزار سال پہلے کی تصنیف ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت اتھرو وید کا پہلا منتر شنو دیوی ابھشٹیہ آپو بھونتو پیتئے تھا۔ تو اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا اتھرو وید کے جو نسخے اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں بھی اس منتر کا نمبر پہلا ہی ہے۔ سو جب ہم نے بمبئی کا چھپا ہوا اتھرو وید اور سوامی دیانند جی کے قائم کردہ ویدک پریس کی مطبوعہ اتھرو سنہتا اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ تو ان میں یہ منتر پہلا نہیں بلکہ ۲۶ واں نظر آتا ہے۔ یعنی جو منتر ژند اوستھا کی تصنیف کے وقت اتھرو وید کے شروع میں درج تھا۔ وہ آج پانچ ہزار سال کے بعد ۲۶ ویں نمبر پر دکھلائی دیتا ہے جو دلیل ہے۔ اس بات کی کہ کسی نامعلوم زمانہ میں کسی نامعلوم پنڈت نے کامل ۲۵ منتر اتھرو وید کے شروع میں اپنی طرف سے ملا دیئے۔ اور ان ۲۵ منتروں کا غیر معلوم زمانہ میں ملایا جانا ہی ثابت کر رہا ہے۔ کہ ویدوں میں برہمن ہوتاؤں نے من مانا الحاق کیا۔ کیونکہ اگر وید الحاق و تحریف سے پاک ہوتے۔ تو یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ آج سے پانچ ہزار سال قبل ژند اوستھا کے مصنف کو اتھرو وید کے شروع میں شنو دیوی والا منتر نظر آئے۔ مگر بیسویں صدی میں ہم اس منتر کو پہلے کی بجائے چھبیسویں نمبر پر دیکھیں۔ پس یہ الحاق ویدوں میں تغیر و تبدل پر ایسی تیز روشنی ڈالتا ہے۔ کہ اس سے آنکھیں بند کر لینا قطعی ناممکن اور محال ہے۔ امید ہے کہ وہ سماجی جو ویدوں کو ہر قسم کے تغیر و تبدل اور جعلسازی سے پاک بتایا کرتے ہیں۔ وہ ژند اوستھا کی محولہ بالا گواہی اور اتھرو وید کے موجودہ نسخوں کا مقابلہ کر کے دیکھیں کس قدر اختلاف اور تضاد ہے؟ ہاں اگر ممکن ہو تو محض براہ راستی ایڈیٹر پرکاش بھی اپنے نامہ نگار کو اس دلیل لاجواب سے آگاہ کر دے۔ تاکہ اسے بھی اپنے دعوے کا سقم و ضعف معلوم ہو سکے۔ اور ساتھ ہی ایڈیٹر صاحب آریہ ویر بھی اپنے نامہ نگار کو ہمارا یہ نوٹ سنا دیں کیونکہ اس نے بھی اپنے مضمون کے آخر میں بغیر سوچے سمجھے یہ دعویٰ کر دیا ہے کہ انسانی مذاہب میں کیول ویدک دھرمی ایشوری گیان ہے جو بلا رد و بدل بغیر ترمیم و تنسیخ آج تک آغاز دنیا سے مثل آفتاب عالمتاب درخشاں و تاباں موجود

صیغہ پولیس میں رشوت کی روک تھام

(ایک لبرل کے قلم سے)

اس حقیقت سے انکار کرنا ممکن نہیں۔ کہ صیغہ پولیس میں رشوت کی بہت گرم بازاری ہے۔ اور دوسرے سرکاری صیغوں پر اچھا اثر ڈالنے اور خود پولیس کی اصلاح کرنے کے لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ پولیس والوں کو رشوت لینے سے روکا جائے۔ پنجاب پرونشل پولیس کمیٹی نے جو پولیس کے متعلق مختلف مسائل پر غور کرنے کیلئے مقرر کی گئی تھی۔ انسداد رشوت کے مسئلہ پر بہت زور دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں بعض ایسی مفید، مؤثر اور قابل عمل تجاویز پیش کی ہیں۔ جو ہر لحاظ سے قدر اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھے جانے کی مستحق ہیں۔ کمیٹی نے ان طریقوں کا ذکر کرنے کے بعد جن سے کام لیکر ملازمین پولیس رشوت حاصل کرتے ہیں۔ رشوت کی گرم بازاری کے اسباب کا تذکرہ کیا ہے۔ ان اسباب کو کمیٹی کے خیال کے مطابق مختصر الفاظ میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ افسروں کو کثرت کار کے باعث ملازمان ماتحت کی کافی نگرانی کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور جو لوگ رشوت لیتے ہیں۔ ان کے خلاف شہادت بہم نہ پہنچنے کے باعث ان کو سزا نہیں دی جا سکتی علاوہ بریں ان کی تنخواہ بھی اتنی ناکافی ہوتی ہے۔ کہ انہیں اپنے گزارہ کیلئے کافی روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے ناجائز کارروائیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ کہ کمیٹی نے رشوت کی گرم بازاری کے اسباب میں پبلک کے طرز عمل کو خاص سبب قرار دیا ہے۔ یہ وہ بات ہے جس سے کوئی اہل نظر اختلاف نہیں کر سکتا۔

کمیٹی نے آگے چل کر انسداد رشوت کیلئے مفصل تجاویز پیش کی ہیں۔ ان تجاویز کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ (۱) افسران بالا دست ملازمان کی کافی نگرانی کریں۔ (۲) جن ملازموں کے خلاف رشوت ستانی کا جرم ثابت ہو جائے ان کو مناسب سزا دی جائے۔ (۳) جن لوگوں کی رشوت لینا ثابت ہو۔ اور جن کو سزا دی گئی ہو۔ ان کے جرم اور سزا کی اشاعت وسیع پیمانہ پر کی جائے۔ تاکہ جہاں ایک طرف ملازمان پولیس کو عبرت ہو۔ وہاں دوسری طرف عام پبلک کو بھی رشوت کی انسدادی تدابیر کا علم ہوتا رہے (۴) ملازمان پولیس کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے۔ (۵) جب کسی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو یہ باور ہو جائے۔ کہ فلاں سب انسپکٹر نے رشوت لی ہے۔ تو اس کا تبادلہ فوراً کسی دوسرے ضلع میں کر دیا جائے۔ اور اگر اس پر بھی اس کا چال چلن درست نہ ہو۔ تو اسے اس وقت تک کہ وہ اپنی اصلاح نہ کرے۔ ترقی سے محروم کر دیا جائے۔

ہمارے نزدیک یہ تجاویز جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں ذکر کر چکے ہیں مفید اور مؤثر ہونے کے ساتھ ہی قابل عمل بھی ہیں۔ اور ہمیں توقع ہے۔ کہ گورنمنٹ ان کو منظور کر لینے کے سلسلہ میں ان پر ہمدردانہ غور کریگی۔

ہمیں کوئی شک نہیں۔ کہ گورنمنٹ انسداد رشوت کیلئے بہت کچھ کر چکی ہے اور آئندہ بھی کریگی۔ لیکن اسکی تمام تر ذمہ داری گورنمنٹ پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اسکا بڑا حصہ پبلک پر عائد ہوتا ہے۔ اگر پبلک رشوت دینا بند کر دے تو ملازمان پولیس کو ہرگز اس بات کی جرأت نہیں ہوسکے گی۔ کہ وہ اس سے زبردستی رشوت وصول کریں پبلک کے ذمہ دار افراد کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب تک وہ عملی طور پر جدوجہد نہ کرینگے ...

فہرست نومبائعین

بقیہ اکتوبر ۱۹۲۶ء

نمبر	نام	ضلع
۱۱۳۶	[illegible] صاحب	سیالکوٹ
۱۱۳۷	چراغ الدین صاحب ہیڈ ماسٹر	”
۱۱۳۸	عبد السلام صاحب	رہتک
۱۱۳۹	شفیع اللہ صاحب	شاہجہانپور
۱۱۴۰	رحیم بخش صاحب	”
۱۱۴۱	احمد حسین صاحب	”
۱۱۴۲	فضل حسین صاحب	”
۱۱۴۳	مشتاق احمد صاحب	راولپنڈی
۱۱۴۴	سردار بیگم صاحبہ	لاہور
۱۱۴۵	خادم حسین شاہ صاحب	ڈیرہ اسمٰعیل خان
۱۱۴۶	عصمت بی بی صاحبہ	جالندھر
۱۱۴۷	آمنہ بی بی صاحبہ	”
۱۱۴۸	عبد القدوس صاحب	حصار
۱۱۴۹	غلام محمد صاحب	گورداسپور
۱۱۵۰	نور محمد صاحب	”
۱۱۵۱	حسن محمد صاحب	”
۱۱۵۲	کے۔ بی۔ عبد اللہ ٹھوٹگر	مالابار
۱۱۵۳	قاری محمد نصیر الدین صاحب	ہزارہ
۱۱۵۴	شیخ اللہ یار صاحب تاجر	جھنگ
۱۱۵۵	محمد یوسف صاحب	”
۱۱۵۶	خواجہ محمد سعید صاحب	جہلم
۱۱۵۷	خواجہ محمد گل صاحب	”
۱۱۵۸	نتھو نیا نام عبد اللہ صاحب	امرتسر
۱۱۵۹	اسلامی نام عبد اللہ صاحب	”
۱۱۶۰	” آمنہ صاحبہ	”
۱۱۶۱	بوٹا صاحب	ریاست پٹیالہ
۱۱۶۲	عبد السبحان صاحب	راولپنڈی
۱۱۶۳	چراغ الدین صاحب	علاقہ
۱۱۶۴	منشی نور نبی صاحب	”
۱۱۶۵	سید سجاد علی صاحب	”
۱۱۶۶	صوبے خان صاحب	سیالکوٹ
۱۱۶۷	بھاگن بی بی صاحبہ	”
۱۱۶۸	امیر الدین صاحب	ہزارہ
۱۱۶۹	رحمت بی بی صاحبہ	گجرات
۱۱۷۰	اکبر علی صاحبہ	”
۱۱۷۱	سارہ بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ

بقیہ نومبر ۱۹۲۶ء

نمبر	نام	ضلع
۱۱۷۲	محمد رفیق صاحب	راولپنڈی
۱۱۷۳	مائی جیعا	ریاست بھرتپور
۱۱۷۴	لطیف الدین صاحب	متھرا
۱۱۷۵	فضل بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۱۷۶	حفیظہ بیگم صاحبہ	”
۱۱۷۷	محمد فاضل صاحب	گجرات
۱۱۷۸	مولوی عمر الدین صاحب	فیروزپور
۱۱۷۹	ولی محمد صاحب	ہوشیارپور
۱۱۸۰	جنت بی بی	لدھیانہ
۱۱۸۱	عبد الکریم صاحب	شاہجہانپور
۱۱۸۲	عبد اللہ ولد میاں کالا صاحب	میانوالی
۱۱۸۳	ماسٹر الٰہی بخش صاحب	لائلپور
۱۱۸۴	مولا بخش صاحب	سندھ
۱۱۸۵	ارادت اللہ خان صاحب	کلکتہ
۱۱۸۶	میاں اسلام الدین صاحب	سٹیٹ پٹیالہ
۱۱۸۷	نتھا زمیندار	گورداسپور
۱۱۸۸	محمد الدین صاحب	لاہور
۱۱۸۹	مسماۃ نذیر بی بی	انبالہ
۱۱۹۰	سراج بیگم	گجرات
۱۱۹۱	سردار محمد صاحب	لاہور
۱۱۹۲	مستری تاج الدین صاحب	سیالکوٹ
۱۱۹۳	عمر بی بی	”
۱۱۹۴	بشیر احمد صاحب	”
۱۱۹۵	محمد حسین صاحب	”
۱۱۹۶	خورشید بیگم	”
۱۱۹۷	مقبول بی بی	”
۱۱۹۸	سردار خان صاحب	”
۱۱۹۹	مرزا نیاز احمد صاحب	لاہور
۱۲۰۰	کھیڑا لکھو بازہ	سیالکوٹ
۱۲۰۱	مستری غلام رسول صاحب	سرگودھا
۱۲۰۲	محمود صاحب	شاہجہانپور
۱۲۰۳	عبد العزیز خان صاحب	پشاور
۱۲۰۴	شیخ میراں	لوکمور
۱۲۰۵	سید خلیل اللہ صاحب	کلکتہ
۱۲۰۶	محمد اسمٰعیل صاحب	لاہور
۱۲۰۷	مسماۃ مصری بیگم صاحبہ	راولپنڈی
۱۲۰۸	غلام احمد صاحب	حیدرآباد دکن
۱۲۰۹	محمد فضل الرحمن صاحب	بہار اڑیسہ
۱۲۱۰	شیخ منظر حسین صاحب	کرنال
۱۲۱۱	[illegible]	[illegible]
۱۲۱۲	امیر عالم کشمیری	[illegible]
۱۲۱۳	کرم الدین صاحب کھوکھر	”
۱۲۱۴	فضل احمد صاحب	نیو دہلی
۱۲۱۵	مستری چاند	روہڑی سندھ
۱۲۱۶	شیخ رحمت اللہ صاحب	”
۱۲۱۷	روشن الدین صاحب	جالندھر
۱۲۱۸	رحمت اللہ خرادی	جموں
۱۲۱۹	سید محمد شاہ صاحب	ضلع لائلپور
۱۲۲۰	حیدر شاہ صاحب	”
۱۲۲۱	سید شاہ صاحب	”
۱۲۲۲	ہمشیرہ ” ”	”
۱۲۲۳	اہلیہ سید محمد شاہ صاحب	”
۱۲۲۴	زوجہ سید غلام محمد صاحب	”
۱۲۲۵	” ” اصل شاہ	”
۱۲۲۶	دختر ” ”	”
۱۲۲۷	والد سید محمد شاہ صاحب	”
۱۲۲۸	مستری اسمٰعیل صاحب	سیالکوٹ
۱۲۲۹	سید ولی غفور صاحب	ہوشیارپور
۱۲۳۰	چوہدری حاکم علی صاحب	سندھ
۱۲۳۱	ملک غلام عباس خان صاحب	جہلم
۱۲۳۲	سید غلام محمد صاحب	لائلپور
۱۲۳۳	محمد اقبال صاحب	جموں
۱۲۳۴	میر فیاض علی صاحب	حیدرآباد دکن
۱۲۳۵	مسماۃ خانم بی بی صاحبہ	مردان
۱۲۳۶	امداد الٰہی صاحب	جالندھر
۱۲۳۷	اہلیہ محمد رفیع صاحب	سندھ
۱۲۳۸	وزیر محمد صاحب	

یہ ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء تک کے نومبائعین کی فہرست ہے۔ جو اوپر درج ہوئی۔

اشتہارات

مصنّفِ قاعدۂ یسّرنا القرآن کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن شریف بارِ سوم چھپ گیا ہے۔ اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ قرآن شریف قاعدۂ یسّرنا القرآن کی طرزِ کتابت کا ہے کیونکہ قاعدۂ یسّرنا القرآن کی طرزِ کتابت خود مصنّفِ قاعدۂ یسّرنا القرآن کی ایجاد ہے۔

ملنے کا پتہ یہ ہے:- دفتر قاعدۂ یسّرنا القرآن - قادیان - ضلع گورداسپور - پنجاب -

قادیان میں چاہی اراضی رہن ملتی ہے

(۱) قادیان میں ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں زمین ہے اور جو ۱۹ فی گھماؤں پر سالانہ ٹھیکہ پر چڑھا ہوا ہے۔ چار ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔

(۲) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً ستائیس گھماؤں زمین ہے۔ اور ۲۰ فی گھماؤں ٹھیکہ پر ہے ساڑھے پانچہزار میں رہن ملتا ہے۔

(۳) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں اعلیٰ زمین ہے اور ۲۵ فی گھماؤں سالانہ ٹھیکہ پر ہے ساڑھے پانچ ہزار روپیہ میں رہن [illegible] ہے۔

سرکاری لگان جو قریباً دو روپے فی گھماؤں ہوگا۔ بذمہ مرتہن ہوگا۔ محفوظ تجارت میں روپیہ لگانے والے احباب اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

کیا پھر پچھتانے کا منشاء ہے

جس طرح موتی سرمہ (رجسٹرڈ) آج جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح اکسیر البدن بھی جملہ بدنی و دماغی کمزوریوں کے لئے تریاق تسلیم کی گئی ہے۔ جو موسم سرما کے عوارض نزلہ زکام وکھانسی وغیرہ سے آپکی حفاظت کریگی۔ پٹھوں کو مضبوط بنائے گی دل و دماغ کو تقویت دے گی۔ گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کریگی۔ جب پہلے ماہ مئی ۱۹۲۶ء میں یہ دوائی تیار کی گئی۔ تو اپنی عمدگی کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔ اور کئی درخواستیں بدوں تعمیل کے پڑی رہیں۔ آئندہ موسم برسات شروع ہو گیا جس میں خالص ادویات کا ملنا قریباً مشکل تھا۔ فائدہ اللہ کریم کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ حقیقی شافی وہی ہے۔ مگر میرا یہ فرض ہے کہ اپنی طرف سے عمدہ عمدہ اور خالص ادویات پبلک کے سامنے پیش کروں۔ چار ماہ کی دوڑ دھوپ کے بعد الحمد للہ اب میں حسب منشاء دوا پبلک کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہوا ہوں۔ لہٰذا وہ لوگ جنھیں اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے۔ جس کے بغیر انسان زندہ درگور ہے۔ انہیں فی الفور اکسیر البدن طلب کرنی چاہیئے۔ جو جسم کو چست بنائے گی۔ دل میں نئی امنگ اور اعضاء میں نئی ترنگ اور دل و دماغ میں نئی جولانی پیدا کرے گی۔ ورنہ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ اس کے منگوانے میں سستی کریں۔ دوا ختم ہو جائے۔ اور پھر مثل سابق آپ کو کئی ماہ کا انتظار کرنا پڑے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے (۵ر)

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ضرورت

کارخانہ مشین سیویاں قادیان کے لئے چار سفری ایجنٹوں
کی ضرورت ہے جن کو علاوہ تنخواہ و کرایہ ریل کمیشن
بھی دیا جائے گا۔ مفصل شرائط کے لئے ہمراہ خط ار
کا ٹکٹ ہونا ضروری ہے ؂
نیز مقامی کمیشن ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط عندالطلب
ارسال ہوں گے ؂ نوٹ:۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف
لانے والے احباب بالمشافہ معاملہ طے فرما سکتے ہیں۔

خاکسار منیجر **کارخانہ مشین سیویاں**۔ قادیان پنجاب

جلسہ سالانہ

کے موقعہ پر تاجر صاحبان کرایہ وغیرہ کی کفایت کو مد نظر رکھتے ہوئے
اکٹھا مال خرید کیا کرتے ہیں لیکن بوجہ قبل از وقت اطلاع نہ ہونے
کے بعض اوقات اختتام اسٹاک پر مال نہیں مل سکتا۔ لہذا تمام ایسے
احباب سے ملتمس ہوں کہ وہ جسقدر مال خرید فرمانا چاہتے ہیں۔ اس سے
۲۲ دسمبر تک مطلع فرما کر مشکور فرماویں ؂

خاکسار
منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب

جلسہ سالانہ

کے موقعہ پر جو تجارت پیشہ اصحاب
اپنا قابل فروخت مال لایا
کرتے ہیں۔ ان کے لئے ہم نے
امسال یہ سہولت بہم پہنچائی
ہے۔ کہ وہ اپنی اشیاء ہمارے
ہاں برائے فروخت رکھ سکتے ہیں۔
ہمارا دفتر عین موقعہ پر ہے۔ کیونکہ
بہشتی مقبرہ سڑک پر ہر ایک احمدی بھائی کا
گذر ہوتا ہے۔ امید ہے۔ کہ تاجر صاحبان
اس تجویز کو پسند فرماوینگے۔ کیونکہ اس طریق
سے انکو اپنی اشیاء کی فروخت کا فکر قادیان آنے
کی اغراض کے حصول میں حارج نہ ہوگا۔ نیز خریداروں کو بھی
سہولت ہوگی کہ وہ ایک ہی جگہ سے بآسانی قلیل
وقت میں سامان خرید سکینگے۔ جو دوست اس تجویز سے
متفق ہوں۔ وہ کمیشن وغیرہ کا فیصلہ بہت
جلد طے فرمالیں ؂

منیجر کارخانہ مشین سیویاں،
قادیان پنجاب

رُوح افزا بشارت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا تازہ پُر معارف کلام

گنجینۂ معرفت حصہ دوم
کلامِ محمود

حضرت ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے خاص تلطف و شفقت قدیمہ کے ماتحت اپنی تازہ پُر معارف نظمیں بغرض اشاعت اس عاجز کو عنایت فرمائی ہیں۔ اس بیش بہا عطیہ کو میں بصورت حصہ دوم کلام محمود احباب تک پہنچاتا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز جلسہ سے پہلے چھپ کر طیار ہو جائیگی۔

ایک اور نئی طرز کی تصنیف

(حقیقۃ الجنون)

سنت قدیمہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی منکرین نے علاوہ اور الزاموں کے مجنون اور بعض مالیخولیا قرار دیا۔ اور یہ مشابہت تامہ کیلئے ضروری تھا لیکن اب تک کسی نے مستقل رسالہ اس موضوع پر لکھنے کی جرأت نہیں کی مگر پچھلے سال اس کمی کو بھی ایک منچلے منکر نے پورا کر کے ایک رسالہ دردِ شائع کر دیا ہے جس میں حضرت اقدس کو مریض مالیخولیا اور جنون ثابت کرنے کی ناکام کوشش کیگئی ہے۔ مگر خدا کی شان کہ اس سرزمین سے جس سے وہ رسالہ شائع ہوا ہے۔ ہمارے ایک احمدی دوست نے اس کا ایسا دندان شکن اور مفصل جواب لکھا ہے۔ کہ انشاء اللہ تا قیامت اس کا جواب الجواب نہیں ہو سکے گا۔ پیرایہ محققانہ اور دلچسپ ہے۔ جو عیوب و نقائص منکر نے مسیح موعودؑ پر لگائے۔ وہی عیوب و نقائص اس منکر کے وجود میں ثابت کر کے دکھائے گئے ہیں۔ غرضیکہ نہایت لطیف پیرایہ میں طیار ہے۔ قیمت ۶/

علامہ میر محمد اسحٰق صاحب فاضل

کی تازہ ترین بیش بہا تالیف

(اخلاق نبوی)

آنحضرت کا اسوۂ حسنہ اخلاق فاضلہ کے بہترین اسباق صحابہ کرامؓ کے ایثار اور اطاعت کے بے نظیر نمونے اسلامی زندگی کا صحیح فوٹو

الحمد للہ کہ جس اہم اور ضروری تالیف کے متعلق مکرم میر صاحب آٹھ ماہ قبل بطور تمہید اخبار ہذا میں اعلان کر چکے ہیں۔ اور جس کے لئے احباب چشم براہ ہو رہے ہیں۔ وہ اب نہایت آب و تاب اور خوبصورتی سے تیار ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کو عموماً احمدیوں کو خصوصاً اس کی کس قدر ضرورت ہے یہ محتاج بیان نہیں۔ کہنے کو تو ہم مسلمان اور مسلمان ہیں مگر عملاً وہ بات جو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ قریباً بالکل مفقود ہے۔ پھر ایسے مسلمان کہلانے کا کیا فائدہ۔ جس کا نتیجہ عبث ہو۔ اور آجکل یہی بات ہے جس پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ قریباً ہر خطبہ میں زور دیتے ہیں پس اس اہم ضرورت کو مد نظر رکھ کر علامہ میر صاحب نے یہ شاندار کتاب تالیف فرمائی ہے۔ اسمیں اسقدر احتیاط برتی گئی ہے۔ کہ اپنی طرف سے ایک لفظ بھی ایزاد نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف **احادیث مقدسہ** کا سلیس اور **عام فہم اردو ترجمہ** ایسی خوبصورتی اور دلآویز طریق سے کیا گیا ہے۔ کہ معمولی سے معمولی پڑھا ہوا بچہ۔ اور جوان۔ عورت اور مرد نہ صرف بآسانی سمجھ لیگا۔ بلکہ **دلچسپ واقعات** اور آنحضرتؐ اور آپؐ کے **صحابہ کرامؓ** کے حالات اور قصے پڑھکر ایسا محو ہو جائیگا۔ کہ بغیر ختم کئے اور بغیر اپنے تئیں ان پر عمل پیرا کئے اس کتاب کو چھوڑ نہیں سکے گا۔ نہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ اور خاص اہتمام سے کیا گیا ہے۔ جو خواہ مخواہ بھی دل کو لبھاتا ہے۔ خط جلی اور نہایت واضح ہے۔ پانچسو احادیث کا ترجمہ ہے۔ قیمت بجلد ۱۱/ مجلد سنہری کپڑا خوبصورت عہ/۔ احباب جلد منگا لیں۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک چھوٹے چھوٹے تحفہ جات تیار ہو رہے ہیں۔ جن کو دیکھکر احباب کا جی ضرور للچائیگا۔ اس لئے جلسہ پر آنیوالے دوست طیاری کر کے آویں۔ کہ وہ نقد قیمت پر مل سکیں گے۔ ورنہ حسرت لے کر واپس لوٹینگے۔

ملنے کا پتہ کتاب گھر قادیان

نئے سال کے نئے تحفے

الواح الہدیٰ

اسلامی اخلاق - اسلامی زندگی - اسلامی دستور العمل

یہ کتاب مذکورہ بالا تین مضامین پر لکھی گئی ہے اسمیں کئی ابواب ہیں۔ ہر باب کے نیچے پہلے آیات قرآن مجید کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ پھر احادیث صحیحہ کا ترجمہ۔ کتاب کیا ہے۔ مکارم الاخلاق (جس کے اتمام کیلئے آنحضرت نبی کریمؐ کی بعثت ہوئی) کی پوری پوری رہنما ہے۔ اسمیں اسلام کی صحیح تہذیب دکھائی ہے۔ یہ دکھایا ہے کہ ایک مومن کو کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ ہر شعبۂ حیات کے متعلق اسلامی ہدایت منقول ہے۔ نو مسلموں کیلئے - بچوں - جوانوں بوڑھوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ انشاء اللہ۔

(۱) یاد رکھیئے - یہ کتاب آپکا قومی بک ڈپو تالیف و اشاعت شائع کرے گا (۲) یہ کتاب $\frac{26+30}{8}$ کے قریبًا دو سو صفحے کی ہوگی (۳) یہ کتاب قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی مرتبہ ہے۔

تقریر جلسہ سالانہ

یہ وہ معرکۃ الاراء اور حقایق و معارف سے لبریز تقریر ہے۔ جو سیّدنا حضرت فضل عمر ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز نے برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء فرمائی تھی۔ جن دوستوں نے اسے سنا تھا۔ وہ اس مضمون کی اہمیّت کو خوب جانتے ہیں۔ کہ حضور نے اس میں کس قدر ضروری اور اہم باتیں بیان فرمائی تھیں۔ کہ جنپر عمل کر کے انسان نہ صرف یہ کہ ہر قسم کی بدیوں سے نجات پا سکتا ہے بلکہ حضرت اقدس کے بیان کردہ طریقوں پر چلکر اپنے اندر اعلیٰ درجہ کے اخلاق بھی پیدا کر سکتا ہے یہی نہیں بلکہ روحانیت میں بھی کمال درجہ کی ترقی کر کے باخدا انسان بن سکتا ہے۔ اس ہتم بالشان اور بےمثیل مضمون کے متعلق مزید لکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ احباب اسکی اہمیت اور ضرورت کو خوب سمجھتے ہیں۔ یہ تقریر بعد نظر ثانی زیر طبع ہے۔ خدا نے چاہا تو احباب کو جلسہ سالانہ پر تیار ملے گی۔

ہفوات کا جواب

کچھ عرصہ گذرا ایک شیعہ نے ہفوات المسلمین نام کی کتاب لکھکر شائع کی تھی جسمیں اس نے سنی مسلمان کہلاتے ہوئے بھی آریوں عیسائیوں کی طرز اختیار کی۔ احادیث کا غلط مفہوم ظاہر کر کے حضرت نبی کریمؐ امہات المومنین اور دیگر ائمہ اسلام پر سب و شتم کی بوچھاڑ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگانے اور ناواقفوں کو گمراہ کرنے کیلئے اس کتاب سے خاطر خواہ مدد لی۔ چونکہ اس گمراہ کن تصنیف سے بد اثر ہونیکا اندیشہ تھا۔ اسلئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس نے اسکے جواب پر قلم اٹھایا اور اسکے ایک ایک اعتراض کو مختلف طریق سے رد کیا حضور نے اس جواب میں جہاں احادیث کے فوائد اور انکی صحیح اور اصل پوزیشن کو واضح کیا اور ائمہ حدیث کی کوششوں اور محنتوں کے نتائج تحریر فرمائے ہیں وہاں حضرت نبی کریمؐ اور امہات المومنین پر لگائے گئے اتہامات کی بھی بے نظیر طور پر قلعی کھول دی ہے یہ کتاب جلسہ سالانہ تک چھپکر تیار ہو جائے گی۔

گھر بیٹھے اسلامی ممالک میں تبلیغ حق کرنے کا ثواب لیجیے

عربی زبان میں چار نہائت ہی زبردست اور مفید کتابیں

اسلامی ممالک کو مغز اسلام و مسائل احمدیّت سے واقف کرنے اور پیاسی روحوں کی تشنگی بجھانے کے لئے بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے مندرجہ ذیل چار نہائت ہی ضروری مفید اہم مسائل پر مشتمل کتابیں بصرف زر کثیر شائع کی ہیں۔ احباب سلسلہ کو چاہیئے کہ انکو کافی تعداد میں خرید کر عربی ممالک کے باشندوں تک پہنچائیں تاکہ جس طرح ضیاء احمدیّت سے دنیا کے دیگر اقطاع منوّر ہو رہے ہیں اسی طرح یہ ممالک بھی اس مائدہ آسمانی سے بہرہ اندوز ہوں۔ اور آپ کو گھر بیٹھے ہی ثواب مل جائے۔

الخطاب الجلیل

اس بیش بہا اور لاثانی مضمون کا عربی ترجمہ جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ مذاہب لاہور کیلئے تحریر فرمایا تھا اور جس کا علاوہ اردو کے انگریزی زبان میں بھی ترجمہ چھپ چکا ہے۔ چونکہ اس نہائت ہی ضروری اور اہم مضمون سے عربی ممالک مستفید نہ ہو سکتے تھے اسلئے بارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جناب سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اس کا نہائت ہی فصیح عربی زبان میں ترجمہ کیا اور اب نہایت پوری اہتمام اور اعلےٰ پیمانہ سے مصر میں چھپوایا ہے۔ حجم تقریبًا ۲۸۰ صفحہ قیمت غیر مجلد ۱۲؎ مجلد عہ

التبلیغ

یہ سیدنا و مولانا حضرت مہدی مسعود کا وہ نہائت ہی فصیح و بلیغ عربی مضمون ہے جو آئینہ کمالات اسلام میں چھپ چکا ہے۔ اس ضروری اور نادر مضمون کو اب اعلیٰ کاغذ بہترین ٹائپ اور نفیس طباعت سے مزیّن کر کے الگ چھپوایا گیا ہے خدا کے مامور پاک اور مسیحا نفس الفاظ کو دوسروں تک پہنچانے کا ثواب حاصل کرنا چاہیں تو اسکی متعدّد کاپیاں خرید کر اسلامی ممالک میں تقسیم کیجیے تاکہ وہاں کے باشندے حقیقت احمدیّت سے واقف ہوں اور خدا کا قائم کردہ سلسلہ ان ممالک میں بھی پھولے پھلے اور پھیلے۔

حجم ۸۶ صفحہ قیمت ایک روپیہ - عہ

التعلیم

یہ بھی حضرت امام زمان کی مشہور و معروف اور بیش قیمت کتاب کشتی نوح کا عربی ترجمہ ہے جسے جناب سیّد ولی اللہ شاہ صاحب نے نہائت عمدگی اور خوبی سے عربی میں کیا ہے۔ اس کتاب کی تعریف یا اس کے مضمون کی اہمیت بتلانے کی ضرورت نہیں احباب خود جان سکتے ہیں کہ اس نہائت ہی ضروری اور اہم تصنیف کا عربی ترجمہ اسلامی ممالک میں کس قدر شاندار تبلیغی نتائج پیدا کر سکتا ہے ہمیں امید ہے کہ جن دوستوں کو تبلیغ حق کا جوش دیا گیا ہے وہ ضرور اسکی چند جلدیں خرید کر عربی ممالک میں برائے تقسیم بھجوائینگے۔ چھپوائی بہترین۔ کاغذ نفیس ٹائپ نکھرا ہوا حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ایک روپیہ دو آنہ ۲؎

حیات المسیح و وفاتہ

یہ جناب سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی مستقل عربی تصنیف ہے۔ اسمیں فاضل مصنف نے وفات مسیح کے مسئلہ پر اس شرح و بسط اور قابلیت سے قلم اٹھایا ہے کہ باید و شاید۔ اس میں صرف اسلامی لٹریچر قرآن حدیث اور ائمہ کبار کی کتب سے وفات مسیح کو ثابت کیا ہے بلکہ مستند تواریخوں اور خود پیروان عیسیٰ کی مستند اور مسلّم کتابوں سے ظاہر و ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ نہیں بلکہ دیگر انبیائے کرام کی طرح وفات پا گئے اور ملک کشمیر محلہ خانیار میں دفن ہو گئے۔ جو دوست عربی زبان سے واقف ہیں وہ اسے ضرور پڑھیں اور خدا توفیق دے تو اس نہائت ہی ضروری اور تبلیغ احمدیّت میں ممد کتاب کے متعدد نسخے خرید کر عرب، شام اور مصر کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے پاس بھجوائیں۔ کاغذ طباعت اعلیٰ حجم تقریبًا ۲۲۰ صفحہ قیمت عہ

نوٹ:- ان کے علاوہ سلسلہ کی تمام کتابیں بھی یہاں سے بکفایت مل سکتی ہیں۔

المشتہر مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت - قادیان (پنجاب)

نوٹ:- زیادہ تعداد میں کتب خریدنے والوں کو خاص رعایت کی جاتی ہے۔

قادیان میں سکنی زمین

جو احباب قادیان کی پرانی آبادی یا نئی آبادی میں سکنی زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ خاکسار کے پاس اپنی اپنی درخواستیں بھجوادیں جسمیں رقبہ مطلوبہ محلہ محلہ کے اندر جائے وقوع یعنی مجوزہ بڑے بازار میں جگہ درکار ہے جسکی شرح زیادہ ہوتی ہے یا اندرون محلہ چھوٹے رستوں پر اندازہ قیمت وغیرہ درج [illegible] پرانی آبادی میں قیمتیں بہت گراں ہیں یعنی اوسط قیمت فی مرلہ ایک صد روپیہ سمجھنی چاہیئے۔ اور نئی آبادی میں موقعہ اور جگہ کے لحاظ [illegible] [illegible] روپیہ فی مرلہ سے لیکر [illegible] روپیہ فی مرلہ تک قیمت ہے۔ ہاں البتہ جو قطعات پرانی آبادی کے بہت قریب ہیں۔ یا نئی آبادی میں آباد مکانوں کے اندر گھرے ہوئے ہیں۔ انکی قیمت اس شرح سے زیادہ ہوتی ہے۔ نئی آبادی میں پانچ مرلے سے لیکر چار کنال تک کے قطعات مل سکتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ کیلئے خاص انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اور خاص شرح ہوتی ہے۔ جو دریافت پر بتلائی جاسکتی ہے۔ تمام قطعات کے لئے باقاعدہ رستوں کا انتظام ہوتا ہے۔ نئی آبادی فی الحال چار محلوں میں ہے۔ اول محلہ دارالعلوم جسمیں ہسپتال اور بورڈنگ اور مدرسہ وغیرہ ہیں۔ دوم محلہ دارالفضل۔ جو محلہ دارالعلوم کے مشرقی جانب دور تک پھیلتا ہوا چلا گیا ہے اور جسمیں فاروق منزل اور میاں شریف احمد صاحب کا مکان اور ہمارا فارم ہے۔ سوم محلہ دارالبرکات جو محلہ دارالفضل کے جنوب مشرق میں کھارہ کے دوسری طرف ہے۔ اور جسمیں منشی عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار اور غلام محی الدین صاحب تھانیدار اور مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کے مکانات ہیں۔ چہارم محلہ دارالرحمت جو بورڈنگ کے غرب میں راستہ بٹر کے غربی جانب سٹور کی عمارت سے لیکر دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جسمیں احمدیہ سٹور اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور میاں میراں بخش صاحب شیخوپوری کے مکانات ہیں۔ قادیان کی پرانی آبادی کا نام محلہ دارالامان ہے۔ اگر خواہشمند احباب جلسہ سے قبل میرے پاس درخواستیں بھجوادیں۔ تو مجھے یہ سہولت ہوگی۔ کہ ضرورت کے مطابق نئے نشانات لگوادئے جائیں گے۔ مگر درخواست کنندہ پر کسی قسم کی ذمہ واری نہیں ہوگی۔ کہ وہ ضرور اپنی درخواست کے مطابق اراضی خریدے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ اور مقررہ شرح سے کمی بیشی کا سوال نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اقساط سے بھی قیمت لی جاسکتی ہے۔ مگر جب تک پوری قیمت ادا نہ ہو جائے۔ خریدار کے نام پر کوئی قطعہ قطعی طور پر [illegible] نہیں جاتا۔ بعض مکانات بھی قابل فروخت موجود ہیں۔ فقط۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد۔ قادیان

اشتہارات

احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

برادران ذیل میں ہم تین قسم کی گھڑیاں پیش کرتے ہیں

ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ حتی الامکان درمیانہ میل ۲ کی طرف توجہ کریں۔ یہ گھڑیاں قیمت کم ہونے کے باوجود بعض مشہور اور قیمتی گھڑیوں سے بہتر ہے جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء پر یہی گھڑیاں ۲۵ ہم اکثر احباب کو اس وعدہ پر دی کہ بغیر کسی بے احتیاطی کے اگر خود بخود رک جائیں۔ تو ایک سال تک بلا معاوضہ اصلاح کے ہم ذمہ دار ہیں ایک سال گذر رہا ہے۔ ہم خوشی کے ساتھ اظہار کرتے ہیں کہ اب تک ایک گھڑی کے بھی رکنے کی شکایت ہمارے پاس نہیں آئی پس تجربہ اور مشورہ کے بعد احباب کو اختیار ہے۔ جو گھڑی چاہیں طلب فرمائیں۔ ہم انشاء اللہ پوری احتیاط سے بھیجیں گے۔ نوٹ :۔ اگر منظور خدا ہے۔ تو جلسہ سالانہ پر قادیان میں بھی گھڑیاں وغیرہ احمدی احباب کو دے سکونگا۔ اخویم محمد یامین صاحب کی ۱۹۲۳ء والی جنتری میں بھی یہ فہرست دی گئی ہے۔

نمبر ۱

ولسٹ اینڈ کمپنی کی مندرجہ ذیل گھڑیاں خاص طور پر عمدہ تسلیم کی جاتی ہیں کمیشن نمبر اسٹنڈرڈ معلیشن کیپٹل وغیرہ ان گھڑیوں کے دو نرخ ہیں کمیشن کے ساتھ اور بلا کمیشن کمیشن والی گھڑی نہیں پوری قیمت میں دی جاتی ہے۔ فہرست ہر جگہ مل جاتی ہے۔ دیکھ لیں۔ ولسٹ اینڈ کی گھڑیوں کا آرڈر دینے کے ہمراہ کچھ رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔ ہر ایک گھڑی بیمہ کر کے بھیجی جائے گی۔

نمبر ۲

- گھڑی لیور مشین جو لدار مضبوط ۱ عہ
- لیور مشین موٹا شیشہ ۲ للعہ
- لیور مشین ساز عمدہ فیشن ۳ للعہ
- ریڈیم فل جو ئل دو سائز بل شیشہ ۴ ۱۹ للعہ
- کلائی کا لیور جو ئلدار مشین ۵ [illegible]
- فل جوئل موٹا شیشہ ۶ ریڈیم ۱۵ [illegible]
- چاندی کا کیس ۷ ریڈیم ۱۵ [illegible]
- عمدہ تا موڑ شیشہ مثل کوئن اینی ۸ ۱۱ [illegible]
- ریڈیم ۹ ۱۳ [illegible]
- ٹائم پیس امریکن شور دار ۱۰ کلاں الارم ۶

معہ ۱۲ ہیں +

نمبر ۳

- گھڑی راسکوپ اشٹین نکل کیس ۱ للعہ
- گھڑی راسکوپ پیٹنٹ دو ٹھر شیشہ ۲ للعہ
- ریلوے مع سکنڈ ہینڈ ۳ للعہ
- جنیوا اچھا عمدہ قسم کا ریڈیم ۴ للعہ
- تمام کیس سپیکا ۵
- کلائی کی نکل کیس ۶ للعہ
- کلائی کی ہتھیری ۷ ریڈیم للعہ
- کلائی کی زنانہ جوڑی ۸ نگدار
- چاندی کیس ۹ للعہ
- ٹائم پیس خورد
- کلاں الارم للعہ

بجلی کا عجیب و غریب سامان کان کے بندے قیمت معہ بیٹری ۱۰ ۔ قمیص کے بٹن عہ ہے ۔ سر میں اور کپڑے میں لگانے کا ٹلا ۔ پھول قیمت عہ۔ پاکٹ لیمپ معہ بیٹری ہے + وغیرہ نگین عمدہ

المشتہر

حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور۔ یو۔ پی۔

اشتہارات

ملیریا بخار کی مجرب و آزمودہ دوا

کونین سے بڑھکر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع (تریاق بخار قاتل ملیریا) **جس کے استعمال سے سخت سے سخت کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف** چند خوراک کے استعمال سے بفضل خدا اتر جاتا ہے۔ اور بخار اترنے کے بعد پھر اسکا استعمال **آئندہ کیلئے بخار کو روک بھی دیتا ہے۔ اور ایک شیشی پانچ سات** مریضوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجرب دوا کا ہر گھر میں رہنا باعث **آرام ہے۔ اور اسکے مفید اور مجرب ہونے کے متعلق ہزارہا شہادتیں** موجود ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں **کو بھی اپنے تجربہ سے مطلع فرمائیں۔**

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ

خاص رعایت :۔ اطبا اور رو ساء اور ڈاکٹر صاحبان خرچ پارسل و پیکنگ **وغیرہ کیلئے چھ آنہ کے ٹکٹ روانہ فرما کر صرف ایک مرتبہ اسکو** بالکل مفت بلا قیمت برائے تجربہ طلب فرما سکتے ہیں۔

المشتہر

مینیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالیجناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ چوک اسپاں حیدر آباد دکن

حب اٹھرا کا نام

(محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و معقول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں جو ایکدفعہ منگوائیں فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا۔ پتہ

عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

ایک اور معزز پولیس انسپکٹر کی شہادت

چندر وار اردو شارٹ ہینڈ

قیمت دو روپے (عہ) صرف معہ محصولڈاک

"میں نے کتاب چندر وار اردو شارٹ ہینڈ کا ملاحظہ کیا یہ کتاب واقعی شارٹ ہینڈ مضمون میں بے نظیر اور سب سے اچھی ہے۔ بندہ تھوڑی ہی میعاد میں اچھی طرح شارٹ ہینڈ کے فن سے واقف ہو سکتا ہے۔ اس سے بہتر اس مضمون پر اس سے پہلے میری نظر سے نہیں گذری۔ دستخط مرزا حاکم بیگ صاحب گورنمنٹ پنشنر۔ (محکمہ پولیس)

نوٹ :۔ ہر ایک خواندہ کے لئے اور خصوصاً ایڈیٹرز۔ تقاریر۔ مناظرات و مباحثات لکھنے والوں اور طالب علموں غرضیکہ ہر ایک ذی علم اصحاب کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے۔

پتہ :۔ شیخ الٰہی بخش رحیم بخش۔ بک سیلرز پبلشرز گجرات۔ پنجاب۔

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہرین ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

برادران اسلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء کو قرار پایا ہے

یہ اسلامی جلسہ ایک بہت غیر معمولی جلسہ ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ اس جلسہ میں قریباً چودہ پندرہ ہزار مخلص مسلمانوں کا جلسہ ہوگا۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ اس میں وہ اہم مضامین بیان ہوں گے۔ جن سے یہ معلوم ہوگا۔ کہ اس زمانہ میں اسلام ہی صرف وہ مذہب ہے۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچا سکتا ہے۔ اور یہ کہ اسلام دوسرے مذاہب پر اور مسلمان دوسری قوموں پر اس زمانہ کس طرح غالب آسکتے ہیں اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ حق جوئی اور حق طلبی کی نیت سے قادیان تشریف لائیں۔ اور خالی الذہن ہو کر ہمارے سلسلہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر علماء و فضلاء کی تقریروں سے مستفیذ ہوں۔ اور دیکھیں اور سنیں۔ کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں کیا کام کر رہی ہے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اس جلسہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ **اور تشریف لانیوالے اصحاب** کی رہائش اور طعام کا انتظام **جماعت احمدیہ قادیان** کے ذمہ ہوگا۔

خاکسار
محمد سرور شاہ سیکرٹری انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور۔

اشتہار بعدالت میاں محمد شریف صاحب بہادر افسر مال ضلع گجرات

محمد حیات ولد احمد الدین ذات گوجر سکنہ جکوڑی۔ بیلو وال۔

بنام

محمد الدین ولد فضل دین۔ رحمان ولد حیات۔ ذات موچی سکنائے مذکور مدعا علیہم۔

دعویٰ دخل یابی ۲۵ کنال اراضی واقعہ رقبہ جکوڑی بیلووال تحصیل کھاریاں۔

اندریں مقدمہ رحمان معروف رحم الدین مدعا علیہ وغیرہ عمداً تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا اشتہار زیر قدکڈ ۵ رول عنشا ضابطہ دیوانی بنام حاضری مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۶ رجنوری ۱۹۲۷ء کو حاضر اجلاس ہو کر پیروی جواب دہی مقدمہ کرے۔ بصورت عدم حاضری کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

آج ۱۰ ر دسمبر کو بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم　　(مہر عدالت)

ممالک غیر کی خبریں

—— ایمسٹرڈیم ۶ ر دسمبر۔ تین ہفتے ہوئے۔ جو بغاوت جزیرہ جاوا میں اشتمالیین نے کی تھی۔ اور جس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ فرو کر دی گئی۔ وہ جزیرہ سماٹرا میں پھوٹ نکلی ہے۔ ایک ولندیزی اخبار لکھتا ہے۔ کہ مقام پاڈانگ سے آئی ہوئی خبریں مظہر ہیں۔ کہ اشتمالیین کے ایک گروہ نے کسی مذہبی مقتدا کو قتل کر ڈالا اور اب مقام سولوک کی طرف فوج بھیجی گئی ہے۔ پاڈانگ میں ہر قسم کا کافی انتظام کر لیا گیا ہے۔ اور شہر کے تمام دروازوں پر پہرہ لگا ہوا ہے۔

—— پیکن ۵ ر دسمبر۔ ایک پیغام میں جو کسی قدر تاخیر سے موصول ہوا ہے۔ مقام سیانفو کے وہ درد انگیز حالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ جو صوبہ شین سی کے اس منقطع شدہ دارالحکومت میں بماہ نومبر رونما ہوئے تھے۔ لکھا ہے۔ کہ لوگ بازاروں میں آدمی کا گوشت بیچتے پھرتے تھے۔ سیانفو میں ایک نہایت ہی خونریز جنگ ہوئی تھی۔ ایک شخص نے جو وہاں سے بھاگ کر آیا ہے۔ بیان کیا۔ کہ بازاروں میں غربا و مساکین کی لاشوں کے ڈھیر لگے پڑے ہیں۔ اور جو جس جگہ گر کر مرا۔ وہیں پڑا رہ گیا۔ لوگوں کی خوراک سپاہیوں نے چھین لی تھی۔ اور آجکل تمام فوجیں گھوڑوں کا گوشت اور بھوسی دار غلہ کھا کر گذارہ کر رہی ہیں۔ کوئی زندہ کتا شہر میں نظر نہیں آتا۔

—— بخارسٹ ۸ ر دسمبر۔ آدھی رات کے قریب شاہی محل کا وسطی حصہ جس میں تخت بچھا ہوا تھا۔ جل کر تباہ ہو گیا۔ سامان بچا لیا گیا۔ وزراء نے آگ بجھانے والوں کی رہنمائی کی۔

—— افغانوں کا ایک وفد ع۔ ص۔ آقائے عبدالباقی خان کے زیر سرکردگی اس مقصد کے لئے ہندوستان آرہا ہے۔ کہ وہ مملکت افغانستان کے جدید زیر تعمیر دارالسلطنت "دارالامان" کی مجوزہ عالیشان مسجد کے لئے یہاں سے چندہ جمع کرے۔

(ایک اسلامی حکومت کیلئے شرم کی بات ہے۔ کہ وہ اپنے دارالحکومت میں ایک مسجد بھی اپنے خرچ سے نہ بنائے)

—— بمبئی ۱۲ ر دسمبر۔ جلالۃ الملک الحجاز و سلطان نجد نے ۱۱ ر دسمبر کو مدینہ سے سرکاری طور پر حسب ذیل تار بھیجا۔ جو کہ آج یہاں پہنچا ہے۔ حرم نبوی اور روضہ و قبہ کے متعلق مدعیان باطل اور بدنیت لوگوں کی طرف سے جس قدر اکاذیب و اباطیل کی اشاعت ہو رہی ہے۔ ان سب کی میں سرکاری طور پر تردید کرتا ہوں۔ حرم نبوی اور روضہ و قبہ جن کے لئے ہماری جانیں اور بال بچے قربان ہونے کے لئے وقف ہیں۔ کسی طرح کا قابل ذکر تغیر واقع نہیں ہوا۔ اور کوئی شخص اس کا ثبوت نہیں پیش کر سکتا۔ کہ ہم نقصان پہنچانے کے مذموم ارادے کے ساتھ حرم نبوی کے پاس گئے

اس کے خلاف جو کچھ کہا گیا ہے۔ یا کہا جا رہا ہے۔ سب جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ جو سراسر شرارت اور نامرغوب ہیجان انگیزی کی خاطر عمل میں لایا جا رہا ہے۔ "عبداللہ الفضل"

—— لندن ۹ ر دسمبر۔ مسز اگاتھا کرسٹی کی تلاش کے لئے نیولینڈز کمر کے جنگل میں متحرک قلعے اور ہوائی جہاز استعمال کئے گئے۔ پولیس چھ سو سپاہی اور کئی سو اشخاص نے چند مربع میل زمین کو تلاش کیا۔ لیکن سب کے سب اس کو خالی گاڑی کے گرد جمع ہو کر رہ گئے۔ میم صاحبہ کا کتا بھی لایا گیا۔ لیکن وہ بھی سراغ نہ لگا سکا۔

—— ریگا ۷ ر دسمبر۔ ماسکو کی کانگرس میں ۶۷ ۱۲ مندوبین شامل ہیں۔ جو ٹریڈ یونینوں کے ایک کروڑ ارکان کے نمائندے ہیں۔ مسٹر ٹومسکی نے ایک طویل تقریر کے دوران میں اعلان کیا۔ کہ برطانی کان کنوں کو ہزیمت کا سامنا نہیں ہوا۔ بلکہ وہ اسوقت محض پسپا ہوئے ہیں۔ تاکہ تازہ دم ہو کر پھر جنگ کر سکیں۔ چنانچہ ان کی از سر نو تنظیم کا کام شروع ہو چکا ہے۔

—— لندن ۵ ر دسمبر۔ لارڈ اور لیڈی ونٹرٹن سر وکٹر اور لیڈی ارینڈر کی معیت میں ہندوستان کی طرف روانہ ہو گئے ہیں اور بڑے دن کی شام کو بمبئی پہنچ جائیں گے۔ لارڈ ونٹرٹن ہندوستان کے کئی شہروں کا دورہ کریں گے۔ یہ دورہ غیر رسمی ہوگا۔

—— لنڈن ۹ ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امپیریل ایرویز لمیٹڈ کمپنی کے جو جہاز قاہرہ بغداد اور کراچی کی شاہراہ پر چلا کریں گے۔ ان کا پہلا جہاز ۲۰ ر دسمبر کو کرائیڈن سے روانہ ہو جائے گا۔ اس جہاز پر مسٹر سیموئیل ہور سفر کریں گے۔ قاہرہ میں گفتگو کرنے کے بعد آپ غالباً بغداد بھی جائیں گے۔

—— ٹوکیو ۹ ر دسمبر۔ شاہی خدام کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ شاہ جاپان کی حالت پہلے کی بہ نسبت زیادہ خراب ہو رہی ہے۔ ان کے بائیں پھیپھڑے میں نمونیا کی علامات دیکھی گئی ہیں

ہندوستان کی خبریں

—— لاہور ۹ ر دسمبر۔ سیالکوٹ کی خبر ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر کا گھوڑا پولو کھیلتے ہوئے ایک اور کھلاڑی کے گھوڑے سے ٹکرا گیا۔ اور مہاراجہ صاحب گھوڑے سے گر گئے۔ جس سے آپ کے دونوں بازوؤں میں چوٹ آئی ہے۔ برٹش ہسپتال میں آپ کی مرہم پٹی کی گئی۔

—— لاہور ۹ ر دسمبر۔ نئی پنجاب کونسل کا اجلاس ۳ ر جنوری ۱۹۲۷ء سے لاہور میں شروع ہوگا۔

—— سنٹرل گوردوارہ بورڈ نے یہ قرارداد پاس کی ہے۔ کہ بہت افسوس ہے۔ حکومت نے ابتک سردار کھڑک سنگھ اور دیگر گوردوارہ قیدیوں کو رہا نہیں کیا۔